

خصوصی شماره
SPECIAL ISSUE

9968566831 @siyasimanzar
website: siyasimanzar.com



پس 23 ستمبر 2024، 19 ربیع الاول، 1446ھ
Monday 23 September 2024
RNI No. :- DELURD/2015/62787

دہلی

سیاسی منظر
دہلی

روزنامہ
Editor: AYAZ AHMAD KHAN

مناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية

Saudi Arabia
Happy National Day

AYAZ
PERFUME

Discover the Pure Fragrance...

+91 9717761381

www.ayazperfume.com

info@ayazperfume.com



ON THE OCCASION OF THE
94th Saudi National Day
بمناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية



A-K INTERNATIONAL Extends its Warm Greetings and Heartiest

Congratulations to



لحلم ونحقق
اليوم الوطني السعودي 94

H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud

(The Custodian of the Two Holy Mosques)

H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud

(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)

H.E. Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas

(Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)



رؤية
2030
المملكة العربية السعودية
KINGDOM OF SAUDI ARABIA

& H. E. Consular, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
& all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai



His Excellency
Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas
Chargé d' Affaires of the
Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India

His Royal Highness
Mohammad bin Salman Al Saud
The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.

His Majesty King
Salman bin Abdul Aziz Al Saud
Custodian of the Two Holy Mosques



Shabbeer Ahamd
Proprietor

A-K INTERNATIONAL

Lic. No. B-1978/DEL/PER/1000+/5/10154/2022
(Approved by Ministry of External Affairs Govt. of India)



انتر نيشنل

رقم التسجيل: بي-١٩٧٨/دیل/پر/١٠٠٠+/٥/١٠١٥٤/٢٠٢٢
معتمد لدى وزارة الخارجية، الحكومة الهندية

Wakala & Visa Stamping I Emigration

- Manpower Recruitment • Wakala & Visa Stamping • Emigration
- Hajj & Umrah • Tickets Legalization of Documents • Language Translation

14, 3rd Floor, Left Side, Bharat Nagar, Opp. Bank Of Baroda, New Friends Colony, New Delhi-110025
011-4175 5050 +91-9582 76 9550 info@theakinternational.in www.theakinternational.in



ON THE OCCASION OF THE 94th Saudi National Day



مناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية

New Vision Extend Our Warm Greeting and Heattiest

Congratulations to



H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud

(The Custodian of the Two Holy Mosques)

H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud

(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)

H.E. Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas

(Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)

& H. E. Consular, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
& all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai



**His Excellency
Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas**
Chargé d' Affaires of the
Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India



**His Royal Highness
Mohammad bin Salman Al Saud**
The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.



**His Majesty King
Salman bin Abdul Aziz Al Saud**
Custodian of the Two Holy Mosques

New Vision
Travel Service Pvt. Ltd.

(Approved by Ministry of External Affairs Govt. of India)
Reg. No.: B-1668/DEL/COM/1000+/5/10266/23



نيو ويژن

لخدمات السفرات الخاصة المحدودة
(معتمد لدى وزارة الخارجية، الحكومة الهندية)

رقم التسجيل: بي-١٦٦٨/ديل/كوم+/١٠٠٠/٥/٢٦٦٦/٢٣

٠١/ الطابق الرابع، بالقرب من شارما فوتواستات
مقابل فندق سوريا، سراي جولينا، نيو دلهي - ١١٠٢٥ الهند

Wakala & Visa Stamping | Emigration

Air Tickets | Manpower Recruitment | Legalization of Documents | Hajj & Umrah



Abdul Qaiyum
Managing Director

☎ +91-9015657374
✉ qaiyum800@gmail.com

Mohammad Asif Khan
Director

☎ +91-9899952236
✉ mdasifkhan85@gmail.com





کے وجود اور ترقی کا انحصار مملکت سعودیہ عربیہ ہی پر ہے، سعودی جامعات کے فارغین کا وجود ملکی جامعات کو اعزاز بخشتا ہے، سعودی جامعات کے فارغین نے تدریس، تصنیف، تالیف، تبلیغ و تنظیم میں جو کارہائے نمایاں انجام دیا ہے پوری دنیا اس کی معترف ہے، اور یہ ایسی حقیقت ہے جو روز روشن کی طرح عیاں ہے، ہر شے سے مغرب اور شمال سے جنوب تک نگاہ دوڑائیں تو حقیقت حال آشکارا ہو جائیگی اور بساط عالم کا علمی منظر نامہ یہ کہتا نظر آئے گا کہ تعلیم و دعوت کے مجال میں مملکت سعودیہ عربیہ کا کردار باعث فخر اور قابل عز و شرف ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مملکت توحید کو حاسدین کے حسد اور مکر و فریب سے محفوظ رکھے، دشمنوں کی تمام کوششوں کو ناکام و نامراد کرے، اسے ہمیشہ شاد و آباد رکھے اور اس پر اپنے خاص رحمت کی برکھ ہمیشہ برساتا رہے۔ آمین



مدینہ یونیورسٹی کے علاوہ مملکت سعودیہ عربیہ کی دوسری یونیورسٹیوں میں دیگر ممالک کے طلبہ داخل ہو کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں اور تازہ روز یہ سلسلہ جاری ہے، بلکہ اب تو مملکت کی تمام یونیورسٹیوں نے دیگر ممالک کے طلبہ کے لیے اپنا دروازہ کھول رکھا ہے، اور ان سے بڑی تعداد مستفید ہو رہی ہے۔ اس طرح ایک مختصراً اندازہ کے مطابق مملکت کی تمام یونیورسٹیوں سے فیض حاصل کرنے والے دیگر ممالک کے طلباء کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے، جو سعودیہ عربیہ کا عالمی افتخار ہے، عالمی مجال میں ایک عظیم و بے مثال کارنامہ ہے۔

ہمارے ملک ہندوستان میں تعلیمی اصلاح و معیاری بلندی کا سہرا بڑی حد تک مملکت سعودیہ عربیہ پر ہے، ملک کی کئی یونیورسٹیوں کو مملکت سعودیہ عربیہ نے مالی امداد فراہم کی ہے، اور بہت سے جامعات تو ایسے ہیں جن

میں اسلامی مبلغین کی کفالت کی ہے اور مر رہی ہے، سعودیہ کی مملکت رشیدہ نے دعوت اسلامی کو جو طاقت پہنچائی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ عالمی پروٹوکول کی عمل پابندی اور آئینی حدود کی مکمل پاسداری کے ساتھ جو کارنامہ اس مملکت نے انجام دیا ہے وہ قابل تعریف اور مبارکباد ہے۔

تعلیمی میدان میں مملکت سعودیہ عربیہ کے فرمانروا ملک سعود بن عبدالعزیز آل سعود نے اپنی خصوصی شاہی آرڈر سے 25 ربیع الاول 1381 ہجری مطابق 6 ستمبر 1962 عیسوی میں مدینہ منورہ کے اندر ایک ایسی اسلامی یونیورسٹی کی بنیاد رکھی جس کا اختصاص شریعت اسلامیہ ہے اور روز اول سے طے پایا کہ یونیورسٹی میں پڑھنے والے 80 فیصد طلبہ دنیا کے دوسرے ممالک سے ہوں گے، جن کی آمد و رفت تعلیمی مصارف، قیام و طعام کا انتظام یونیورسٹی کے ذمہ ہوگا۔

لہذا اس ممتاز یونیورسٹی کے قیام کے آغاز ہی سے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں پوری دنیا سے طلبہ حصول علم کے لیے پہنچنے لگے اور یہاں سے معیاری تعلیم، گریجویٹیشن، پوسٹ گریجویٹیشن حاصل کرنے کے بعد اپنے ملکوں میں پہنچ کر فروغ تعلیم کا کردار نبھانے لگے، آج دنیا کا شاید بایں کوئی ملک ایسا ہو جہاں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کا فیض نہ پہنچا ہو، اب تک ایشیائی ممالک سے 33015، یورپ سے 1728، امریکہ سے 221، افریقہ سے 12221 اور اٹلانٹک سے 47 ہجرت کر کے 47232 افراد کسب فیض کر چکے ہیں اور بیشتر اپنے ملکوں میں جا کر اسی فوج پر تعلیمی سرگرمی انجام دے رہے ہیں۔



محمد ابراہیم مدنی

تعلیمی میدان میں ترقی کسی بھی ملک کی ترقی کا سبب ہوتا ہے، اس لئے سارے ممالک اور زندہ قومیں اس جانب خصوصی توجہ مرکوز کرتی ہیں، ہر ملک اپنی بساط بھر اپنے باشندوں کے لیے لائحہ عمل تیار کرتا ہے اور وزارت تعلیم کے ذریعہ تعلیمی وسائل فراہم کرتا ہے، یونیورسٹیوں، لائبریریوں، انجمنوں اور دیگر اعلیٰ تعلیمی وسائل کے ذریعہ ترقیاتی پلاننگ کرتا ہے، اور ملک کا ایک معتد بہ بجٹ الاٹ کرتا ہے۔ کمزور ممالک طاقتور حلیف ممالک سے مدد لے کر اپنی حالت بہتر کرنے کی چارہ جوئی کرتے رہتے ہیں، دنیا کے بیشتر ممالک اپنے ہی باشندوں کے لیے کام کرتے ہیں۔ لیکن آپ دیکھیں گے کہ مملکت سعودیہ عربیہ تعلیمی و دعوتی مجال میں عالمی بساط پر کلیدی کردار ادا کر رہا ہے، جس کی نظیر نہیں ملتی وزارت برائے اسلامی امور کے ذریعہ اس مملکت خیر نے پورے عالم اسلامی وغیرہ اسلامی میں اپنے دعا و مقرر کئے ہیں اور پوری دنیا

ON THE OCCASION OF THE
94th Saudi National Day
بمناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية

H. K. Enterprises Extends its Warm Greetings and Heartiest
Congratulations to

H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
(The Custodian of the Two Holy Mosques)

H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud
(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)

H.E. Mr. JADI Bin Naif A. Alraqaas
(Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)

& H. E. Consular, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai

H. K. ENTERPRISES
ای.ج. کی. انٹرپرائزیز

TRAVEL SERVICES MANPOWER CONSULTANT
Recognised by Govt. of India Ministry of Labour

LIC. NO. : B-1245/MUM/PART/1000+/5/9644/2019

Head Office: Office No. 01, Ground Floor, Plot No.82, Rishi Kunj Rosary Building, AD Pralhad Chendvankar Marg, Dima Street, Mazgaon, Mumbai - 400010 Email: hkentpmum@gmail.com
Tel.: +91 22 2372 8678, +91 22 2372 4750, Mobile: +91 99303 24750, +91 80972 74481
Delhi Office: BUILDING NO 90 1st FLOOR ESCORT HOSPITAL GATE NO 2 SARAI JULLANA OKHLA NEW DELHI NO 110025. MOB NO: +917710873626

UBAIDULLAH KHAN

ABDUL SALAM KHAN

ON THE OCCASION OF THE
94th Saudi National Day
بمناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية

RAHNUMA TRAVELS PVT. LTD. Extends its Warm Greetings and Heartiest
Congratulations to

H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
(The Custodian of the Two Holy Mosques)

H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud
(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)

H.E. Mr. JADI Bin Naif A. Alraqaas
(Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)

& H. E. Consular, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai

RAHNUMA TRAVELS PVT. LTD.
Your Travel Made Easy

Lic. No. B-2093/DEL/COM/1000+/5/10438/2023 (Approved by Ministry of External Affairs, Govt of India)

156-D, First Floor, Sarai Jullana, New Delhi-110025 +91-8826705390 011-41882233 / 8826 456 555
rahnumatravelservices@gmail.com www.rahnumatravels.com

M. Mehboob
Managing Director

مملکت سعودی عرب اور تعلیمی صورت حال

میں بھی پڑھا یا جاتا ہے سعودی عرب میں باقاعدہ بنیادی تعلیمی کے آغاز 1930 کی دہائی میں ہوا 1945 میں شاہ نے مملکت میں اسکولوں کے قیام کے لیے ایک جامع پروگرام کا آغاز کیا 6 سال بعد 1951 میں مملکت کے 266 اسکولوں میں 29 ہزار 887 طالب علم زیر تعلیم تھے 1954 میں وزارت تعلیم کی بنیاد میں آئی جس کے پہلے وزیر میر وزبے سعودی عرب کا پہلا جامعہ شاہ یونیورسٹی 1957 میں ریاض قائم ہوا آج سعودی عرب کا قومی سرکاری تعلیمی نظام، 8 جامعات 24 ہزار سے زائد اسکولوں اور ہزاروں کالجوں اور دیگر تعلیمی و تربیتی اداروں پر مشتمل ہے جہاں طالب علم کو مفت تعلیم، کتب اور صحت کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں دعاء ہے کہ سعودی مملکت میں قائم تعلیمی ادارے ہمیشہ بانی رہے اور خوب خوب پروان چڑھے۔

مملکت کی ہمہ جہات خدمات کا انکار نہیں کیا جاسکتا ہے اس نے تعلیمی فروغ کی جو کوششیں اور پیش رفت کی ہے وہ بھی تاریخ کا ایک باب ہے 1932 میں مملکت سعودی عرب کے قیام کے وقت ہر باشندے کی تعلیم تک آسانی نہیں تھی اور شہری علاقوں میں مساجد سے ملحق مدارس میں تعلیم کی محدود اور انفرادی کوششیں ہو رہی تھیں ان مدارس میں اسلامی اور بنی تعلیم سکھائی جاتی تھی تاہم گزشتہ صدی کے اختتام تک سعودی عرب ایک قوی تعلیم نظام کا حامل ہے جس میں تمام شہریوں کو اسکول سے لے کر جامعہ کی سطح تک مفت تعلیم و تربیت فراہم کی جاتی ہے جدید سعودی تعلیمی نظام جدید اور روایتی تجربہ و شجاعت میں معیاری تعلیم فراہم کرتا ہے اس لئے کہ تعلیم سعودی نظام تعلیم کا بنیادی خاصہ ہے، سعودی عرب کا ذہنی تعلیمی نصاب دنیا بھر کے مدارس اور اسکولوں

ایک یادگار ہے تعمیر و ترقی نظم و ضبط، حرمین شریفین کی خدمت اور حسن انتظام کے علاوہ دینی و حکومتی معاملات کے مابین توازن کی جس کا آغاز خادم الحرمین الشریفین شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود نے کیا تھا شاہ عبدالعزیز نے جس مملکت کی بنیاد رکھی تھی وہ سعودی مملکت دنیا کے تمام ممالک سے کئی اعتبار و وجوہات کی بنیاد پر ممتاز ہے آل سعود کے تمام فرمانرواؤں نے حرمین شریفین کی تعمیر و ترقی توئین و آرائش اور خدمت و حفاظت کے امن و نقوش چھوڑ گئے ہیں آل سعود سے ہر فرمان رواں نے حرمین شریفین کی خدمت میں اپنا اپنا اہلی کردار نبھایا ہے اور حصہ ڈالا ہے وہ بھی ایسا کہ ہر مسافر حیرت زدہ ہے حجاج کرام کے لئے ہر طرح کی آسانی، راحت و سہولت، نظم و ضبط اسن و امان جو ہری تبدیلیاں اور ایسا شاندار انتظام کہ انسانی عقل و دماغ نہ جاتی ہے اس



اسلم حقانی

مدیر :- جمعية الفلاح التعليمية
بڑا سونا کوڑ کوٹال پوکھر صاحب گنج جھارکھنڈ

مملکت سعودیہ ایشیا کا پانچواں اور عرب دنیا کا دوسرا اور مغربی ایشیا مشرق وسطیٰ کا سب سے بڑا ملک ہے اس کی سرحد مغرب میں بحیرہ احمر سے ملتی ہے اور شمال میں اردن، عراق کویت مشرق میں خلیج فارس قطر اور متحدہ عرب امارات جنوب مشرق میں عمان اور جنوب میں یمن بحرین مشرق ساحل سے دور ایک جزیرہ نما ملک ہے اسی ملک میں اسلام کے دو مقدس شہر مکہ اور مدینہ ہے اس ملک میں 23 ستمبر کو قومی دن منایا جاتا ہے جو درحقیقت

ON THE OCCASION OF THE
94th Saudi National Day
ممناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية
We Extend Our Warm Greetings and Heartiest
Congratulations to
H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
(The Custodian of the Two Holy Mosques)
H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud
(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)
H.E. Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas
(Charge of Affairs of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)
H. E. Consular, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
& all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai

لحم ونحقيق
اليوم الوطني السعودي 94

His Excellency
Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas
Charge of Affairs of the
Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India

His Royal Highness
Mohammad bin Salman Al Saud
The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.

His Majesty King
Salman bin Abdul Aziz Al Saud
Custodian of the Two Holy Mosques

مفتی عبدالعزیز حقانی صاحب رحمہ اللہ کی تاسیس کردہ دینی و عصری تعلیم کا حسین امتزاج ادارہ

شعبہ جات

جامعہ محمدیہ (بنین)
کلیہ ام الحیر (بنات)

معہد تحفیظ القرآن الکریم
(شعبہ حفظ و تجوید)

دارالافتاء النجمن، دعوت و تبلیغ

جمعية الفلاح التعليمية

بڑا سونا کوڑ کوٹال پوکھر صاحب گنج جھارکھنڈ

سن تاسیس 2014





94th Saudi National Day

بمناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية

HASHMI INTERNATIONAL TOUR & TRAVELS

Congratulations to

H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
(The Custodian of the Two Holy Mosques)

H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud
(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)

H.E. Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas

(Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)

& H. E. Consular, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
& all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai



His Excellency
Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas
Chargé d' Affaires of the
Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India

His Royal Highness
Mohammad bin Salman Al Saud
The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.

His Majesty King
Salman bin Abdul Aziz Al Saud
Custodian of the Two Holy Mosques



SAEED HASHMI
Founder & Director



♥ **Head Office :** 4th Floor Almas Tower, 28 Vidhan Sabha Marg, lucknow-226001

☎ +918755273998 📞 09140250918 Saudi No. : 00966534666915

♥ **Branch Office :** Mumbai, Delhi, Panjab & Patna

✉ Email- hashmiinternationalluck@gmail.com

مملکت سعودی عرب کا یوم الوطنی اور یوم تاسیس



محمد مصطفیٰ کعبی از ہری

فاضل الازہر یونیورسٹی مصر عربیہ

نمایاں اور عظیم الشان خدمات حرمین شریفین کی نگرانی ہے۔ سعودی عرب قرآن مجید کی طباعت کرا کے مختلف ممالک میں بھیجتے ہیں تاکہ لوگ اس کو پڑھ سکیں اور خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالمعز رحمہ اللہ علیہ نے قرآن مجید کی طباعت اور تقسیم کے لیے شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس کا قیام کیا۔ آپ نے 16 محرم 1403ھ برطانیہ 2 نومبر 1982 کو اس منصوبہ کا سنگ بنیاد رکھا اس پمپلیکس سے اب تک 40 زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم تفسیر و تہذیب و سچے ہیں۔ شاہ فہد رحمہ اللہ علیہ نے قرآن مجید کو گھر گھر پہنچانے اور اس کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے دنیا کی مختلف زندہ زبانوں میں اس کے ترجمے و تفسیر اور اس کی توضیح اور تفسیر کے جو یہ کام سر انجام دیا ہے وہ قیامت تک یاد رکھا جائے گا اور ان کے حسانات کے میزبان میں بہت بڑا صدقہ جاری ہوگا ان شاء اللہ۔ کتب احادیث مبارک کی نشر و اشاعت اور طباعت کا منصوبہ ملک سلمان بن عبدالمعز آل سعود حفظہ اللہ نے اپنے ایک حکوتی فرمان کے ذریعہ مجمع خادم الحرمین الشریفین الملک سلمان بن عبدالمعز آل سعود لحدیث اللہی کی قائم کرنے کا حکم جاری کیا جس کی عملی کمیٹی دنیا بھر کے علماء حدیث پر مشتمل ہوگی۔ عالم انسانیت کے لوگوں پر پریشانی و مصیبت کے وقت مہر کو الملک سلمان للراحۃ والأعمال الانسانیۃ کی جانب سے غذائی طبی اور مالی تعاون کا اہتمام طلباء و طالبات کے لئے (المنحة الخار جیۃ) یعنی اسکالرشپ کا اہتمام کیا گیا ہے جو ہر طالب علم کو مفت تعلیم، کتب، صحت اور ساتھ میں ماہنامہ و طبی دیاجا جاتا ہے اور یہ سہولت تقریباً سو سال سے چلا آ رہا ہے اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ سعودیہ عربیہ دنیا کی لوگوں خدمات کے باعث عالم اسلام ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں اپنی ایک پہچان رکھتا ہے مگر ہم کو یوں کے حوالے سے اس کی جو خوبیاں نظر آتی ہیں وہ ہمارے دماغ میں گہری کتاب و سنت کی انصاف پسند حکمرانی کا منظر انداز ہے۔ انشاء سے سرخسہ کرے اور نیچلی مسلمانوں کے حق میں اس کی سیاست اور فیاضیت ثبت رہے۔

استعمال کر کے اس کو بچانے کی کوشش کرتا ہے مملکت سعودی عرب اسلام اور یوں کے خدمت کرنے والوں کی بہت، حوصلہ افزائی کے طور پر طرح کے انعامات سے نوازتا ہے اور مختلف مواقع سے مساقہ کروا کے شہادہ دیتے ہیں۔ مملکت سعودی عرب عالم اسلام میں جہاں کہیں بھی اسلامی مراکز، مدارس قائم ہیں اس کو مالی اعوان دیتا ہے مملکت سعودی عرب ایک ایسا ملک ہے جہاں کہیں بھی بت پرستی کا نشانہ نہیں ملتا ہے۔ مملکت سعودی عرب میں کوئی چھاپا نہیں ملتا ہے۔ مملکت سعودی عرب میں کوئی بھی دھشوں یا ہندوؤں کی کوئی عبادت گاہ یا کوئی مندر نہیں ہے۔ مملکت سعودی عرب میں کافروں کے عیدوں کی کوئی تعطیل منائی جاتی ہے۔ مملکت سعودی عرب وہ ملک ہے جو ہر مصیبت میں تمام فلسطینیوں کی مدد کرتا اور ہر پرامن معاملے میں ان کی حمایت کرتا ہے۔ مملکت سعودی عرب میں امیر اور غرب آدمی کے لئے یکساں نظام ہے یعنی اگر کوئی کسی کوٹل کر دے تو وہاں کے حکام کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں اگر مقتول کے اہل خانہ معاف کر دے یا اس کے بدلے میں پیسے لے لیں یا عدل و انصاف تمام شہری کے لئے یکساں ہے۔ سعودی عرب کی خدمات بہت زیادہ ہیں جن میں سے چند کا تذکرہ کرتا ہوں اور وہ مندرجہ ذیل ہیں: تعمیر مساجد و مدارس کا اہتمام جس میں مسلمان طلباء و طالبات دینی و عصری تعلیم حاصل کرتے ہیں اور لوگ اپنے عقائد اور اعمال شریکہ درست کرتے ہیں اور مساجد اسلامی تعلیمات کو پھیلانے اور عام کرنے کا اہم حصہ اور ذریعہ ہیں۔ اور صحیح اسلامی عقیدہ کی نشر و اشاعت اور اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے ہر ملک میں دعا و دعاور معلمین کو بعوض کرتے ہیں اور اس کی سرپرستی سعودی عرب سفارت خانے ہر ملک میں کرتے رہتے ہیں۔ سعودی عرب سماجی خدمات کے لئے ہر ملک میں عام انسانوں کے لئے منظم لاگوں، ناگہانی، ناخوات، مہمانب اور آرام کے وقت ان لوگوں کی ادویات، غذائی اور مالی تعاون کرتے رہتے ہیں۔ سعودی عرب ہر ملک سے آنے والے معتمرین اور حجاج کرام کے لئے اعلیٰ سطح کے انتظام کرتے رہتے ہیں اور ان کے لئے

جہاں قرآن و سنت کا دستور قائم ہے یقیناً یہ ایک دینی اسلامی حکومت ہے جہاں اللہ کی شریعت نافذ ہے مملکت سعودی عرب واحد ملک ہے جو آج تک شرک کے خلاف ہے اور ایک اللہ تعالیٰ کی توحید کی نمائندگی کرتا ہے۔ مملکت سعودی عرب میں حکومت کے اعلیٰ عہدوں اور منصبوں پر علماء کرام فائز کئے جاتے ہیں۔ مملکت سعودی عرب کے تعلیمی نظام میں دینی تعلیم کو اولیت حاصل ہے۔ مملکت سعودی عرب میں دنیا کا واحد ایسا ملک ہے جہاں حدود اللہ نافذ ہیں، چنانچہ خون کے بدلے خون کی حد قائم ہے۔ مملکت سعودی عرب دنیا کا واحد ملک ہے جہاں امر بالمعروف والنہی عن المنکر کی وجہت قائم ہے۔ مملکت سعودی عرب کی سرکاری یونیورسٹیوں میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے مختلف ممالک سے طلباء آتے ہیں۔ مملکت سعودی عرب دنیا کے ہر خطے میں مسلم اقلیتوں کے لئے مساجد تعمیر کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ مملکت سعودی عرب میں دینی وزارت کی نگرانی میں خطبات اور دعوتی سرگرمیوں کو انجام دیا جاتا ہے۔ مملکت سعودی عرب کے تمام شہریوں میں تعداد میں دعوتی سٹر قائم کیا گیا ہے جہاں سے مسلمانوں میں اصلاح تبلیغ اور غیر مسلموں میں دعوت کا فیضان انجام دیا جاتا ہے۔ مملکت سعودی عرب حال ہی میں ہمارے پڑوسی ملک پاکستان میں سیلاب آیا تو سعودی عرب کی حکومت اور رعایا نے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے خوراک اور دیگر اجناس وافر مقدار میں مہیا کیا اور یوں مصیبت کا شکار مسلمانوں کی اشک ثلثی کے لیے نہایت درجہ درستی دکھائی۔ مملکت سعودی عرب کو دنیا کے وقت جہاں ہر ملک کی معاشی حالت کمزور ہو رہی تھی، مالی حالت اتنی پست تھی کہ کرونا وائرس سے جو بھرے مریضوں کے لیے دیکسین مہیا کرنا بھی مشکل تھا اس حالت میں بھی انڈیا میں کوونا وائرس کے کیسز میں غیر معمولی اضافے کو مد نظر رکھتے ہوئے سعودی عرب نے 80 میٹرک ٹن مائع آکسیجن انڈیا بھیجی تھی۔ مملکت سعودی عرب اسلام کی خدمت کرنے والوں کو ہمیشہ سپورٹ کرتا رہتا ہے۔ جب بھی ان کے اوپر یا زندگی میں ظلم و ستم کیا جاتا ہے تو سعودی اپنے اس در و سرخ کا

الحمد لله والصلاة والسلام على أشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين سعودی عرب پوری دنیا میں واحد ایسا ملک ہے جس کا دستور قرآن و سنت ہے جس کے حکمرانوں کا مقصد نظام اسلام کا قیام ہے اور سعودی عرب کے حکمرانوں کی امت مسلمہ کے لئے خدمات تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ 23 ستمبر 2023 کی تاریخ سعودیہ عرب کا 93 واں یوم الوطنی ہے۔ جسے یادگار کے طور پر منانے کا رواج ہے۔ اور اس سال 23 ستمبر 2024 کی تاریخ سعودیہ عرب کا 94 واں یوم الوطنی ہوگا جو ہر سال کی طرح اس سال بھی سعودی شہری یادگار کے طور پر منائیں گے لیکن اس بار اتفاق سے بارہ بیچ الاول بھی قریب ہے جس سے یہ اشتہار پھیلا یا گیا کہ سعودیہ کی تبدیلیوں کے اس غریب ایک یہ بھی براؤ تو ہیں ہے۔ لیکن ایسا بر گز نہیں ہے۔ سعودیہ بعض تو بدعتوں سے پاک سر زمین ہے۔ اگرچہ بعض معاملات میں فقہانہ مسائل کے تحت تبدیلیاں آئی ہیں جیسے عورتوں کے لئے حرم کے بغیر جگہ کا سفر کرنا وغیرہ۔ اور سعودی عرب کے یوم وطنی (قومی دن) تیسری سعودی ریاست کے قیام کی خوشی میں ہر سال 23 ستمبر کو منایا جاتا ہے۔ شاہ عبدالعزیز آل سعود نے تیسری سعودی ریاست کے قیام کا اعلان 2 جنوری 1932 کو کیا تھا۔ اسی مناسبت سے سعودی قائد بن اور کوونا 23 ستمبر کو قومی دن مناتے ہیں۔ سعودی عرب کی ترقی و خوشحالی کا راز تو حیدر اور کتب و سنت کی بالادستی و خرافات و بدعات اور شرک کا خاتمے میں مضمر ہے نیز شریعت حدود اسلامی نظام عدل کے نفاذ کی وجہ سے آج تک مملکت کو حیدر ان و سلامتی کا گوارہ بنا ہوا ہے حکومت سعودیہ عرب نے اسلام کی دعوت کو عام کرنے کی غرض سے بہت ہی عظیم الشان ذرائع کا استعمال کیا۔ سعودی عرب کی بہت خوبیاں ہیں جس کا تذکرہ کرتا ہوں اور وہ مندرجہ ذیل ہیں: مملکت سعودی عرب دنیا کا واحد ملک ہے



ON THE OCCASION OF THE 94th Saudi National Day



JAMIAT HAJ & UMRAH TOUR & TRAVELS Extends its Warm Greetings and Heartiest

Congratulations to

H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud

(The Custodian of the Two Holy Mosques)



H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud

(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)



H.E. Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas

(Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)

& H. E. Consular, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
& all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai



His Excellency
Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas
Chargé d' Affaires of the
Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India

His Royal Highness
Mohammad bin Salman Al Saud
The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.

His Majesty King
Salman bin Abdul Aziz Al Saud
Custodian of the Two Holy Mosques



حاجی اسعد میاں

JAMIAT

HAJ & UMRAH | TOURS & TRAVELS

جمعية
حج وعمره

ٹورس اینڈ ٹراولس

Contact for: Haj, Umrah, Ziyarat Service & International
Ticketing Bus and Car booking also Available

UG-10, Essel House, Near Haj Manzil, Asaf Ali Road, New Delhi-110002
Mob.: 093100277786, 9013345786, 8130863786 **E-mail:** asadmiyan5@gmail.com

عرب اوپن یونیورسٹی (2002) ریاض
شہزادہ سلطان یونیورسٹی (2003) ریاض
دوہاشی اور دندان سازی کا کالج (2004) ریاض
دارالعلوم یونیورسٹی (2005) ریاض
طلیبہ یونیورسٹی (2005) مدینہ
شہزادہ محمد یونیورسٹی (2006) انجیر
شاہ سعود بن عبدالعزیز یونیورسٹی برائے صحت (2005) ریاض
شہزادہ سلطان کالج برائے سیاحت (2007) جدہ
عفت کالج (1999) جدہ
دارالحکومت کالج (1999) جدہ
کالج برائے بزنس ایڈمنسٹریشن (2000) جدہ
شہزادہ سلطان ایوی ایشن اکیڈمی (2004) جدہ
ایہامہ کالج (2004) ریاض
دام نکینا لوی کالج (دام)
جھیل انڈسٹریل کالج (1978) انجیل
جھیل ٹیکنیکل کالج (انجیل)
آئی ٹیوٹ آف پبلک ایڈمنسٹریشن (ریاض، جدہ، مکہ، دام)
جدہ کالج برائے اساتذہ (جدہ)
جدہ کالج برائے ٹیکنالوجی (1987) جدہ
مدینہ کالج برائے ٹیکنالوجی (1996) مدینہ
کالج برائے ٹیلی کام و انکسٹر وکس (جدہ)
جدہ پرائیویٹ کالج (جدہ)
جدہ ہلتھ کیئر کالج (جدہ)
جدہ کمیونٹی کالج (جدہ)
الحمد والشماریہ یونیورسٹی (حدود الشامیہ)
تبوک یونیورسٹی (تبوک)
بطر جی میڈیکل کالج (جدہ)
قصریم میڈیکل کالج (قصریم)
سلیمان الراجی یونیورسٹی (مکہ)
ابن سینا نیشنل کالج برائے میڈیکل سٹڈیز (جدہ)
المجمع کمیونٹی کالج (2002) مجمعہ
دام کمیونٹی کالج (دام)
حضر الباطن کمیونٹی کالج (1999) حضر الباطن

سعودی عرب کے کالج و جامعات

قیمتی قدرتی وسائل یونیورسٹی اور پٹرولیم کی اعلیٰ تعلیم مہیا کی جا سکے۔
1975ء میں اسے یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا۔ بعد ازاں 1986ء
میں اسے شاہ فہد کے نام سے موسوم کر دیا گیا۔
یونیورسٹی کا ذریعہ تعلیم انگریزی ہے البتہ اسلامیات اور عربی زبان کے
مضامین عربی زبان ہی میں تعلیم کیے جاتے ہیں۔ یونیورسٹی سائنس میں
دوسرے سے تیسرے درجے تک جبکہ انجینئری میں تیسرے درجے اور
فلسفہ کی سند تک تعلیم مہیا کرتی ہے۔ قابلیت کی پیمائش کا میجاری نظام 0
تا 4 تک پیمانے سے ماپا جاتا ہے۔
نور ابھدی یونیورسٹی برائے سائنس و ٹیکنالوجی (2008) ثول
قصریم یونیورسٹی (2004) بریدہ
طائف یونیورسٹی (2004) طائف
الجوف یونیورسٹی (2005) الجوف
جازان یونیورسٹی (2005) جازان
حائل یونیورسٹی (2006) حائل
الباہہ یونیورسٹی (2006) الباہہ
نجران یونیورسٹی (2006) نجران
یونیورسٹی کالج انجیل (2006) انجیل
بنیع منقح کالج (1989) بنیع
انجیل یونیورسٹی (2007) ریاض

شاہ سعود یونیورسٹی (1957ء ریاض): شاہ سعود یونیورسٹی
سعودی عرب کی پہلی سرکاری یونیورسٹی ہے جو سعودی عرب کے دار
الحکومت ریاض میں واقع ہے۔ اسے 1957ء میں شاہ سعود بن عبد
العزیز نے ریاض یونیورسٹی تعمیر کروایا تھا۔ اس کی تعمیر کا مقصد سعودی
عرب میں ہندوستان کی قلت پر قابو پانا تھا۔ 1982ء میں اس
یونیورسٹی کا نام بدل کر شاہ سعود یونیورسٹی رکھ دیا گیا۔ شاہ سعود یونیورسٹی
میں 65,000 طلبہ و طالبات ہیں۔ طالبات کے نظم و ضبط کے لیے
الگ ہیتل ہے، جبکہ ان کی کارکردگی کی نگرانی ایک مرکزی بورڈ کے تحت
حلقہ بند دور نما کے ذریعے کی جاتی ہے جس میں خواتین عملہ یا مرد عملہ کا کوئی
رکن شامل ہوتا ہے۔ یونیورسٹی طبی علوم، سماجی علوم اور شعبہ جاتی تعلیم کے
مضامین میں مفت تعلیم مہیا کرتی ہے۔ درجہ اول کی سند کے مختلف شعبوں
کا نصاب منتخب کردہ شعبہ کے حساب سے عربی اور انگریزی میں دستیاب
ہے تاہم تقریباً بہت سے سائنسی مضامین عربی میں پڑھائے جاتے ہیں
اور تمام عملہ عربی میں تدریس کرتا ہے۔ عرب کی یونیورسٹیوں میں سے اس
یونیورسٹی کے علوم طب کے شعبہ جات بہت اچھے سمجھے جاتے ہیں۔
اسلامی یونیورسٹی (1961) مدینہ منورہ
شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی (1967) جدہ
امام محمد بن سعود اسلامی یونیورسٹی (1974) زوہیب
(امام محمد بن سعود اسلامی یونیورسٹی (عربی: جامعة الإمام محمد
بن سعود الإسلامية) سعودی عرب کے شہر ریاض میں ایک
اسلامی یونیورسٹی ہے جس کا قیام 1953 میں ہوا تھا۔
نور ابھدی یونیورسٹی (1975) دام
شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی برائے پٹرولیم و معدنیات (1975) زوہرہ
ام القری یونیورسٹی (1979) مکہ المکرمہ
شاہ فہد یونیورسٹی (1998) آجھہ:
(شاہ فہد یونیورسٹی برائے پٹرولیم و معدنیات سعودی عرب کے شہر
دھران میں واقع ایک سرکاری یونیورسٹی ہے۔ سعودی عرب کی
یونیورسٹیوں میں سے یہ اپنے انجینئرنگ اور سائنسی شعبہ جات کی تعلیم کے
لیے بہت مشہور ہے۔ عرب کے علاقہ میں واقع دنیا کی بہترین
یونیورسٹیوں میں سے یہ 200 ویں نمبر پر ہے۔ یہ مشرق وسطیٰ کی اہم آئی
ٹی کے نام سے مشہور ہے۔ آغاز میں شاہ فہد یونیورسٹی برائے پٹرولیم و
معدنیات 23 ستمبر 1963ء کو سعودی شاہی فرمان کے تحت بطور کالج
برائے پٹرولیم و معدنیات کے طور پر بنائی گئی تاکہ سعودی عرب کے دو





S and S International Extends its Warm Greetings and Heartiest Congratulations to

H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
(The Custodian of the Two Holy Mosques)

H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud
(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)

H.E. Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas

(Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)

& H. E. Consular, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
& all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai



His Excellency
Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas
Chargé d' Affaires of the
Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India

His Royal Highness
Mohammad bin Salman Al Saud
The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.

His Majesty King
Salman bin Abdul Aziz Al Saud
Custodian of the Two Holy Mosques



ايس ايند ايس انترنیشنل
للاستشارات الخاصة المحدودة
ترخيص من حكومة الهند وزارة الشؤون الخارجية
بي-1516/ديل/كوم/1000/+5/9457/2018

S and S International
Consultants Pvt. Ltd.

Approved by Govt. of India Ministry of External Affairs
B-1516/DEL/COM/1000+/5/9457/2018



Sabab Ali
Managing Director
+91 9899755141, 9540893422

151/2nd Floor, Saria Jullena, Okhla Road New Friends Colony, New Delhi-110025
Tel: +91-11-26911124, Email: sandsinternational.service@gmail.com

مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے انجینئر کمال محمد اسماعیل



گئے اور وہاں سے انھوں نے اسلامی فن تعمیر میں ڈاکٹر یسٹ کی ڈگری حاصل کی۔ وہ پہلے انجینئر تھے جنھوں نے حرمین شریفین کے مجموعی ڈیزائن، توسیع کے منصوبے کی تعمیر نو کا چارج سنبھالا۔ ڈاکٹر اسماعیل کو شاہ فہد نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مساجد کے توسیعی منصوبے کی نگرانی اور ڈیزائن کرنے کو کہا تھا۔

محمد کمال نے ایکٹرک گنبد، سنگ مرمر کے ٹھنڈے فرش اور فرش کو ڈھانپنے والی بڑی بڑی پتھریوں کو متعارف کرانے کے لیے اپنے تجربے کا استعمال کیا۔ یہ آرکیٹیکچرل ڈیزائن منفرد تھا جس نے سعودی عرب کے گرم موسم میں لاکھوں عازمین حج کو راحت فراہم کی۔ اسلامی فن تعمیر میں مہارت اور توسیع حج پر رکھنے کے باوجود انھوں نے مسلمانوں کے سب سے مقدس مقامات کی توسیع کے منصوبے اور ڈیزائن کے لیے کام کرتے ہوئے ایک روپیہ بھی بطور معاوضہ لینے سے انکار کیا تھا۔

سعودی عرب کے بادشاہ شاہ فہد اور مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی توسیع کے لیے کام کرنے والی تعمیراتی سعودی عرب کی بڑی کمپنی بن لادن کی طرف سے انھیں اس مشکل اور طویل کام کا معاوضہ ادا کرنے کی کوششوں کے باوجود انھوں نے اپنے انجینئرنگ ڈیزائن اور تعمیراتی نگرانی کے لیے کوئی رقم لینے سے انکار کر دیا تھا۔ انھیں جب حکام کی جانب سے اس کام

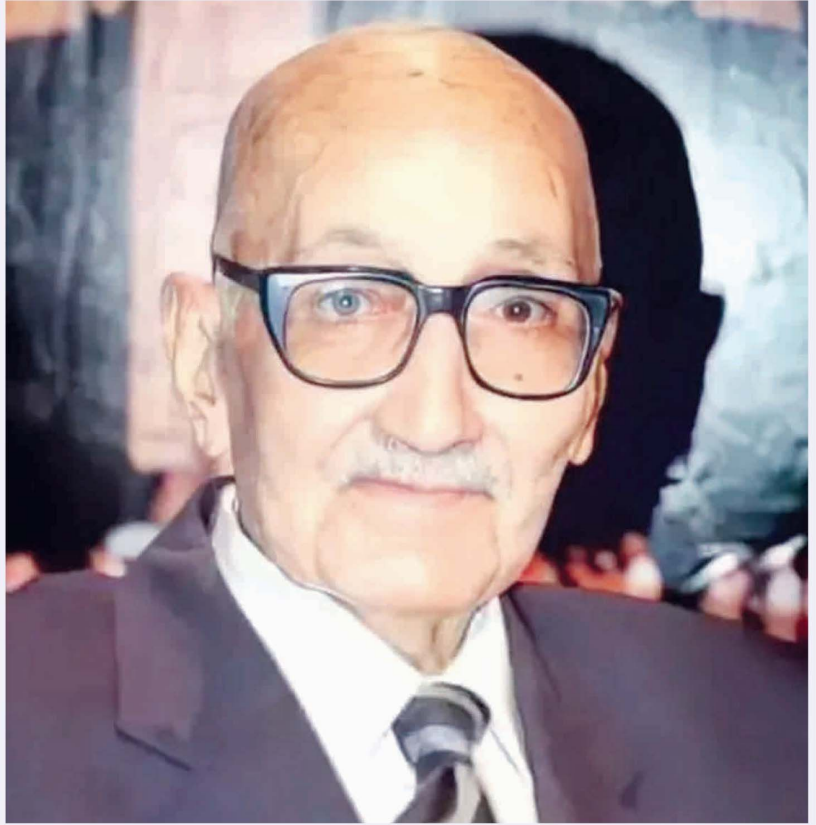
کے شہر مدینہ میں واقع مسجد نبوی دینیاتیں مسلمانوں کا دوسرا مقدس ترین مقام ہے اور اسے پیغمبر اسلام کی زندگی میں ہیڈ کوارٹر کی حیثیت حاصل تھی۔ اسلامی روایات کے مطابق مسجد نبوی میں ادا کی گئی نماز کا ثواب مکہ میں خانہ کعبہ والی مسجد الحرام کے علاوہ کسی بھی دیگر مسجد میں ادا کی گئی نماز کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے۔ پیغمبر اسلام نے یہ مسجد مکہ سے اُس وقت یثرب کہلائے جانے والے شہر مدینہ ہجرت کرنے کے بعد تعمیر کروائی اور مسجد قبا کے بعد مدینہ میں تعمیر کی جانے والی یہ دوسری مسجد تھی۔ مکہ میں موجود مسجد الحرام ہو یا مدینہ کی مسجد نبوی دونوں مقامات مسلمانوں کے نزدیک بہت مذہبی اہمیت رکھتے ہیں۔ لیکن کیا آپ جانتے ہیں سعودی عرب کے شاہ فہد کے دور میں ان دونوں اہم مساجد کی توسیع اور تعمیر نو کے ڈیزائن بنانے والا کون تھا؟ مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی وسعت کے منصوبے کی تحت تعمیر نو اور ان کے ڈیزائن بنانے والے شخص کمال محمد اسماعیل ہیں جو سنہ 1908 میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ مصر کے بانی سکول اور بعد ازاں رائل کالج آف انجینئرنگ سے گریجویٹیشن کرنے والے سب سے کم عمر طالب علم تھے۔ کمال محمد اسماعیل رائل کالج سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اسلامی فن تعمیر کی تعلیم حاصل کرنے یورپ

سعودی عرب

کے عوض معاوضہ لینے کا کہا گیا تو انھوں نے جواب دیا تھا کہ میں دنیا کے مقدس ترین مقامات پر اپنے کام کے سبب کیوں لوں، میں روز قیامت خدا کو کیا منہ دکھاؤں گا؟ انھوں نے اپنی جی زندگی میں زیادہ تر وقت عبادت میں گزارا۔ جب انھوں نے مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے ڈیزائن اور تعمیر نو کے معاہدے پر دستخط کیے تو اس وقت ان کی عمر 80 سال سے زیادہ تھی۔ اس کے بعد انھوں نے اپنی پوری زندگی مقدس مقامات پر کام کرتے ہوئے گزاری۔

کمال محمد اسماعیل نے 44 سال کی عمر تک شادی نہیں کی تھی۔ ان کی بیوی نے مرنے سے پہلے ایک بیٹے کو جنم دیا۔ کمال محمد نے اپنی زندگی کو عبادت کے لیے وقف کر دیا تھا۔ انھوں نے سو سال سے زیادہ عمر پائی اور ان کی وفات سنہ 2008 میں ہوئی۔ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ ان کی تعمیر کردہ عمارتوں میں استعمال ہونے والا مواد نایاب ہے۔ محمد کمال اسماعیل کے فوف تعمیر میں جہاں مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے ڈیزائن اور توسیع کا منصوبہ شامل تھا وہیں ان کی جانب سے اس فن تعمیر میں سنگ مرمر اور پتھریوں کے جدید استعمال نے حجاج کو جسمانی راحت بھی پہنچائی۔ اگر آپ کو ان مقدس مقامات کی زیارت نصیب ہوئی ہے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سعودی عرب میں اگرچہ گرمی بہت ہے، لیکن مسجد الحرام کا فرش ٹھنڈا ہے اور اس کی فرش کے ٹھنڈے ہونے کی وجہ عمارت میں استعمال ہونے والا سفید سنگ مرمر ہے۔

ڈاکٹر کمال نے اس منصوبے کے لیے یونان جا کر یہ نایاب سنگ مرمر خرید لیا تھا۔ یہ اپنی غیر معمولی چمک اور سفید رنگ کے لیے جانا جاتا ہے اور گرم گھروں کو ٹھنڈا کرنے میں مدد کرتا ہے۔ جب مسجد نبوی کی تعمیر شروع ہوئی تو سعودی عرب کے بادشاہ نے ڈاکٹر کمال سے کہا تھا کہ وہ سفید سنگ مرمر کا استعمال کریں۔ ہر سال حج اور عمرہ کے فرائض ادا کرنے کے لیے آنے والے عازمین کی بڑھتی ہوئی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے ان مساجد کی توسیع کی گئی تھی۔





His Excellency Mr. Jafar bin Naif A. Alraqaas
 Chargé d' Affaires of the
 Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India

His Royal Highness Mohammad bin Salman Al Saud
 The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.

His Majesty King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
 Custodian of the Two Holy Mosques

مختصر تعارف ہر گرومیاں خصوصیات و امتیازات، عزائم اور ضروریات

منطقی جمعیت اہل حدیث، روحانہ گریوٹیو مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی ایک ذیلی شاخ ہے، جو پورے ضلع میں جمعیت کے اہداف و مقاصد کی تکمیل کے لیے کوشاں ہے۔
 اور اپنے محدود وسائل کے ساتھ جماعت کی تعلیمی، ادنیٰ اور تنظیمی امور کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے جمعیت مسند رحیل میں مہمانوں میں سرگرم ہے۔

جمعیت کے زیر اشراف بیت المال کے قیام کا منصوبہ تیار ہے، احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

خصوصیات و امتیازات:

مسلم کی حج تعمیر و ترمیم
 و جدید غنائی کی دعوت اور امت کو شرک و بدعات سے بچانے کی کوشش
 و جدید عقائد و عقول کا رد و ان میں اعتصام بالکتاب و السنۃ کی دعوت، اختلاف کے وقت کتاب
 و سنت پر ایمان و ادھار۔
 تمام امور و مسائل میں اعتدال کی دعوت۔
 علم، اخلاق و روحانیت کی ترقی و ترقی پر ایمان کے خلاف پیدائشی شکوک و شبہات کا ازالہ۔
 قومیت، انفرادیت و جماعت میں توحید و
 تعلیم کے تمام امور ملت عامین کے حج کی دعوت کا اتباع۔
 معاشرتی برائیاں کا امتیال۔

عزائم و منصوبے اور اہم ضروریات:

[illegible]

احادیث وغیرہ کے مسابقات کا اہتمام۔
کتاب کے اساتذہ کی تدریس و صلاحیت میں اضافہ کی غرض سے گاہے بگاہے امریکانیت کے
مطالعہ پُور بینک پروگرام کا اہتمام۔
علیمی ہمدانی لانے کے مقصد سے ہمدانی کتب خانہ کے ذمہ داران کو تبادلہ خیالات کی دعوت۔

۱- تنظیمی عمل:

پہلے وہ مسیح تھے۔ یہاں اولین لاکھ سے زائد مسیحی اُخوان موجود تھے جن کے خلاف کورہ پہ
جمعیت ماسازی
مشیغ کے تمام اہل علم اہل شریعت اور عامو دعا کا مجاہدہ جسے اوران کے
درمیان رابطہ قائم کرنے کی کوشش
مشیغ کے تمام درساں و مساجد اور اکثری کی تیار۔
معیونی جمعیت اور مسیحی جمعیت کے پڑھ کر اوس اور مضبوطی علی جامعہ یہاں تے
میں ہرگز نہ نکلتا۔
مقامت اور داری جمعیت اور دعا کا متفق و خیال بنائے لی ہر مکن کوشش۔

۱- تربیتی کردار:

مجمعیت اہل حدیث مدارس کے اساتذہ و علماء و دوچار و فارغین میں جامعہ کی تدریسی صلاحیت بڑھانے اور ان میں دعوتی اسپرٹ پیدا کرنے اور ایک دوسرے کے حشر بے سے باہمی فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے تہیتی پود گرام کرتی ہے۔

حساس اور اہم منصوبہات پے عوام و خواص اور مدارس و محکمات کے ذمہ داران کو تبادلہ خیالات کی دعوت ہے۔

رفاهی خدمات:

جمعیت کی کوشش ہے کہ ضلع کے اندر موجود غریب و مساکین کی مدد کی جائے، ایٹام کی نکالت، بیواؤں کی سرپرستی اور تیماروں اور مصیبت زدہ مسلمانوں کا تعاون کیا جائے اور ناگہانی آفات کے شکار لوگوں کی غم گساری کی جائے، اس کے لئے ضلعی

۱۔ دعوتی سرگرمیاں:

جمعیت نے دعویٰ مکمل کو تسلیم اور اسکا نیا بنانے کے لیے پورے مبلغ کو (۷) معلقوں میں تقسیم کر دیا ہے، ہر معلق اپنے اپنے دائرہ میں دعویٰ کرنا کہتا ہے، جمعیۃ جمعیت کی سر مایہ مشکوٰۃ میں معلقہ دوری جمعیت کی دعویٰ کو رد کر کے کہا ہے کہ باقاعدہ پیش ہوتا ہے اور ہر وقت ضرورت جمعیت اپنی طرف سے امر اور اخفا سے متعلق کو ہدایت جاری کرتی ہے۔

مساجد میں قرآن و حدیث کے دروس کا اہتمام۔
 مساجد و مبلغین کے ذریعہ گاؤں میں دعوت و تبلیغ۔
 دعوتی کتب و لٹریچر کی تقسیم مساجد میں دروس کے لیے کتابوں (تفائیر قرآن و شروح احادیث) کی فراہمی۔

۲۔ تعلیمی سرگرمیاں:

مطلوبی جمعیت اہل حدیث، سداۃً و خلیفۃً علیٰ مخرجہ علیہ السلام، اہل حدیث مکاتب کی اخلاقی سرپرستی کرتی ہے اور تعلیم و تربیت کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے ان کی ہر ممکن رہنمائی کرتی ہے ان اہل حدیث کو بیانے کے لیے جمعیت مندرجہ ذیل خدمات اخلاقیہ دے رہی ہے۔
 شعلے کے تختِ تقریباً پانچ سو (۵۰۰) مکاتب و مدرسہ اہل حدیث کی سرپرستی۔

جمعیت کے ارکان اُن کے ذریعہ ملک کے ترقی و مہارت و مدارس کی تعلیمی و تربیتی معائنہ۔
پورے ملک میں مکاتب کی تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کے لیے تعلیمی کونسل اور چارٹرڈ ٹیچنگ
پروگرام کا انعقاد۔

فہمائے مدارس سے رابطہ کر کے تعلیم میں بہتری لانے کی ہر ممکن کوشش۔
 بچوں کے اندر تعلیمی جذبہ ابھارنے اور ان کی صلاحیت ابا کر کے لیے تعلیمی
 مظاہروں و مسابقوں کا اہتمام۔
 مدارس کے طلبہ میں جوش و ولولہ پیدا کرنے کے لیے حفظ قرآن کریم و تجوید اور حفظ



مولانا وصی اللہ مدنی
عظیم ضلعی جمعیت اہلحدیث
ضلع سدھارتھ نگر



مولانا محمد الایم مہدی
امیر ضلعی جمعیت البیادیت
ضلع راجہ چنگ

ضلعی جمعیت اہل حدیث ضلع سدھارتھ نگر

مدینہ کی تاریخی مساجد اور سیاحتی مقامات جو دیکھنے والوں کو اپنے سحر میں مبتلا کر لیتے ہیں

ہر سال

لاکھوں مسلمان حج اور عمرے کے سلسلے میں مدینہ منورہ آتے ہیں جسے اسلام کا پہلا دارالخلافہ سمجھا جاتا ہے۔ مکہ کے بعد اس شہر کو اسلام کا دوسرا سب سے مقدس شہر مانا جاتا ہے جہاں پیغمبر اسلام کی تعمیر کردہ مسجد نبوی واقع ہے۔ سنہ 622 میں ہجرت کی گئی یہ مسجد آج بھی دنیا کی سب سے بڑی مساجد میں شمار کی جاتی ہے۔ اسی شہر میں اسلام کی پہلی مسجد مسجد قبا بھی واقع ہے۔ اسلام کی آمد سے قبل اس شہر کا نام یثرب تھا جو اپنی تجارتی اور جغرافیائی اہمیت کے لیے جانا جاتا تھا اور یہاں پہاڑ، میدان، نخلستان، سوئے، چاندی اور تانبے کی کانیں تھیں۔ سعودی سیاحتی ویب سائٹ 'ورث سعودی' کے مطابق مسلمان اور غیر ملکی بغیر کسی روک ٹوک کے مدینہ کے سیاحتی مقامات کا دورہ کر سکتے ہیں۔ اور ان مقامات میں اہم جبل اُحد، جبل ذباب، جبل الرماہ (آرچرز ہل) اور جبل نور شامل ہیں۔ یہ تمام مقامات مذہبی اہمیت رکھتے ہیں۔ جبکہ مدینہ میں کئی میوزیم بھی واقع ہیں جہاں آپ اس شہر کی تاریخ پر نظر ڈال سکتے ہیں۔ ہم نے آپ کے لیے مدینہ کے بعض مقدس سیاحتی مقامات کی ایک فہرست تیار کی ہے۔

مسجد قبا: مسجد نبوی سے صرف ساڑھے تین کلومیٹر دور مذہب اسلام کی پہلی مسجد واقع ہے جس کی بنیاد خود پیغمبر اسلام نے رکھی۔ خیال ہے کہ پیغمبر اسلام نے مدینہ داخل ہونے سے قبل قبا میں چار روز گزارے تھے اور مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ مسجد قبا میں نماز کی نیت سے جانے کا ثواب ایک عمرے کے برابر ہے۔ بہت سے لوگ اس کی منفرد فتن تعمیر اور تاریخی اہمیت کی وجہ سے اس کا دورہ کرتے ہیں۔ سفید گند کے ساتھ اس کے 47 میٹر اونچے چار مینار ہیں جن میں سے پہلے مینار کی تعمیر کو حضرت عمر ابن عبدالعزیز سے منسوب کیا جاتا ہے۔

حجاز ریلوے: حجاز ریلوے کو 1900 میں تعمیر کیا گیا جو دمشق کو

مدینہ سے ملاتی ہے۔ اس نے 1908 میں آپریٹ کرنا شروع کیا اور 1916 میں پہلی عالمی جنگ تک آپریشن جاری رہا۔ تاہم اسے نقصان پہنچا۔ مدینہ سے قریب ساڑھے تین گھنٹے کی مسافت پر واقع العلا میں یہ پرانے تجارتی مقامات میں سے ایک ہے۔

مدائن صالح: حجاز ریلوے سٹیشن کے قریب مدائن صالح یا الحجر لکھ سعودی عرب کا یہ مقام پوینیسو کی عالمی آثار قدیمہ کی فہرست میں شامل ہے جہاں پہلی صدی کے دوران سلطنت نبطی کی باقیات۔ پانی حباتی ہیں۔ سیاحوں کے لیے کھلا اس مقام پر 111 مقبرے ہیں جبکہ غاروں میں قدیم مصوری کے آثار ملتے ہیں۔

عروہ بن الزہیر کا محل: پہلی ہجری میں تعمیر ہونے والا یہ مقام اسلامی دور کے آغاز کی نشانیوں میں سے ہے جو مسجد نبوی سے قریب ساڑھے تین کلومیٹر دور ہے۔ اسے پتھر وں سے تعمیر کیا گیا جن پر مٹی پرستری ایک تہہ ہے۔ کچھ منزلوں پر اینٹوں کی ٹائلیں اور آتش فشاں کا پتھر لگا ہوا ہے۔ یہاں تین بڑے باغات، پرانے دور کے کمرے اور کچن ہیں جبکہ پانی کا کنواں بھی موجود ہے جس کے بارے میں خیال ہے کہ مکہ سے آنے والے مسافر یہیں سے پانی پیا کرتے تھے۔

مسجد قبلتین: مدینہ منورہ کے علاقے بوسلہ میں واقع اس مسجد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ دو ہجری کے دوران اس مسجد میں نماز کے دوران تحویل قبلہ کا حکم ملا تھا۔ پیغمبر اسلام اور صحابہ نے نماز کے دوران اپنا رخ یروشلم میں بیت المقدس کی بجائے مکہ میں خانہ کعبہ کی طرف کر لیا تھا۔ چونکہ اس مسجد میں ایک ہی نماز دو مختلف قبلوں کی جانب رخ کر کے پڑھی گئی اس لیے اسے مسجد قبلتین، یعنی دو قبلوں والی مسجد کہا جاتا ہے۔ مسجد کا داخلی حصہ قدوار ہے جبکہ خارجی حصے کی حراب شمال کی طرف ہے۔ سلطنت عثمانیہ کے دور میں اس کی تعمیر ہوئی جبکہ تزئین و آرائش کا

کام سعودی شاہ فہد بن عبدالعزیز کے دور میں ہوا۔

الہبت ڈیم اور خیر: خیر میں آثار قدیمہ کے متعدد باقیات ہیں جہاں زائرین رُک کر ایک بار غور ضرور کرتے ہیں۔ اگرچہ تاریخی کہانیاں اس بارے میں مختلف ہیں کہ الہبت ڈیم کیسے بنایا گیا لیکن اس سے ڈیم کی شان پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ الہبت ڈیم، جسے صحیحہ ڈیم کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، کے بارے میں خیال ہے کہ یہ 3000 سال قبل شیبہ دور میں بنایا گیا تھا۔ یہ ڈیم بن کے ماریب ڈیم سے ملتا جلتا ہے۔ اس کی مضبوط چٹانیں حرارت خیر کو دوسری طرف کے ڈیم کے پانی سے الگ کرتی ہیں۔ ڈیم کے سامنے کھڑے ہو کر آپ محسوس کریں گے کہ آپ ڈیم کی وسعت کے مقابلے میں کتنے کم ہیں، کیونکہ یہ 50 میٹر اونچا، 250 میٹر لمبا اور 10 میٹر چوڑا ہے۔ ڈیم کے آس پاس کے علاقے کی نوعیت دیگر علاقوں سے مختلف ہے۔ یہاں کھجور اور دیگر پھلوں کے درخت موجود ہیں۔ ڈیم کی ساخت میں جو چیز آپ کی توجہ حاصل کرے گی وہ یہ ہے کہ اس میں پانی نکالنے کے لیے دروازے نہیں ہیں اور اس کی سبزہ سیاں پتھر سے بنی ہیں جسے لوگ ڈیم سے نیچے اترنے کے لیے استعمال کرتے ہوں گے یا یہ پانی کی میکانکس کا ایک طریقہ ہو سکتا ہے۔ اس ڈیم کا کچھ حصہ منہدم ہو چکا ہے۔ ڈیم کی طرف جانے والی سڑک پکی ہے جس سے گاڑیوں تک رسائی آسان ہے۔

مسجد علی: مسجد فتح کے علاقے میں واقع علی ابن ابی طالب مسجد مدینہ منورہ کے زائرین کے لیے ایک ایسی جگہ ہے جو اسلامی ثقافتی ورثے کو ظاہر کرتی ہے۔ اسے 706 سے 712 کے دوران تعمیر کیا گیا جس کی آخری تزئین و آرائش 1990 میں شاہ فہد ابن عبدالعزیز آل سعود کے دور میں ہوئی تھی۔ اس کے سات گنبد ہیں۔ خیال ہے کہ پیغمبر اسلام نے اس مقام پر نماز عید ادا کی تھی اور پیغمبر اسلام کی وفات کے بعد حضرت علی نے بھی یہاں عید کی نماز پڑھی تھی۔

جنت البقیع: جنت البقیع مدینہ منورہ میں سب سے قدیم اسلامی قبرستان ہے۔ یہاں اصحاب، اہل بیت اور کئی شخصیات مدفون ہیں۔ البقیع اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں جنگی بیڑ پودے پائے جاتے ہوں۔ قبرستان کے شمال، مشرق اور مغربی اطراف میں تین دفنی دروازے ہیں۔ مسجد نبوی شریف کی آخری توسیع میں اس قبرستان اور مسجد نبوی کے درمیان مکانات کو منہدم کر دیا گیا تھا۔ مسجد نبوی شریف کے مشرقی سمت میں اب یہ البقیع قبرستان مسجد نبوی شریف کے خارجی حصے سے مل چکا ہے۔



ON THE OCCASION OF THE 94th Saudi National Day
 بمناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية
 We Extend Our Warm Greetings and Heartiest
Congratulations to

H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
 (The Custodian of the Two Holy Mosques)

H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud
 (The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)

H.E. Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas
 (Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)

& H. E. Consul, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
 & all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai

VISION 2030
 رؤية 2030
 المملكة العربية السعودية
 KINGDOM OF SAUDI ARABIA

ITTIHAD TRAVEL SERVICES
Haj & Umrah Tour Packages
 International & Domestic Air Tickets & Visa Services

Mufti Wasiullah
Proprieter

Building No.9 , Basement, Sabir Apartmen, Nizamuddin West, New Delhi-110013 (India)
 E-mail : ittihadtravel@gmail.com, Mob : +91-8459510251, :+91-9355228822

ON THE OCCASION OF THE 94th Saudi National Day
 بمناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية
 We Extend Our Warm Greeting and Heattiest
Congratulations to

H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
 (Custodian of the Two Holy Mosques)

H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud
 (The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)

His Royal Highness Mohammad bin Salman Al Saud
 The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.

His Majesty King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
 Custodian of the Two Holy Mosques

Al Habibi Tours
Syed Mohammad Waris Habibi
Proprieter

Add. Shazade Market Karamat ki Chauki Kareli Alld U.P.
Mob. 9919453142, 9452836301, 9454079991
E-mail: syedwaris340@gmail.com

سعودی عرب انسانیت اور امن و شانتی کی ایک مثالی مملکت بانی مملکت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ سے لے کر اب تک سعودی حکومت کی اسلامی و انسانی خدمات ناقابل فراموش



اللہ کے چار صاحبزادے تھے جنہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ نجد میں ایک مثالی اسلامی سلطنت قائم کریں گے۔ امیر سعود بن محمد رحمہ اللہ کے سب سے بڑے صاحبزادے کا نام محمد بن سعود تھا۔ وہ درعیہ کے حکمران بنے اور انہوں نے اس علاقے کے معروف مصلح اور بے باک عالم دین شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی مدد سے درعیہ میں اپنی حکومت قائم کی اور آہستہ آہستہ اسے مستحکم کرنا شروع کیا۔ امیر محمد بن سعود اور شیخ محمد عبدالوہاب رحمہ اللہ کے درمیان 1745ء میں ایک تاریخی ملاقات ہوئی جس میں دونوں نے عہد کیا کہ اگر کسی وقت امیر محمد بن سعود نجد و حجاز میں اپنی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے تو وہاں وہ شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کے توسط سے شیخ اسلامی عقائد کو رائج کریں گے۔ 1765ء میں امیر محمد بن سعود اور 1791ء میں شیخ محمد بن عبدالوہاب کی وفات ہو گئی۔ اس وقت تک جزیرہ نما عرب کے بیشتر علاقے پر آل سعود خاندان کی حکمرانی قائم ہو چکی تھی۔ امیر محمد بن سعود رحمہ اللہ کے بعد امام عبدالعزیز علاقے کے حکمران بنے مگر 1803ء میں انہیں قتل کر دیا گیا۔ امام عبدالعزیز کے بعد ان کے بیٹے امیر سعود بن عبدالعزیز حکمران بنے جو 1814ء میں وفات پا گئے۔ امیر سعود کے بیٹے عبداللہ ایک بڑے عالم دین بھی تھے۔ ان کے دور حکمرانی میں ان کے علاقے کا ایک بڑا حصہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا اور درعیہ سلطنت عثمانیہ کے زیر نگیں آ گیا۔ امام عبداللہ بن سعود قیدی بنا لیے گئے اور انہیں استنبول لے جا کر پھانسی دیکر سزائے موت دے دی گئی۔ مگر جلد ہی ان کے بھائی مشاری بن سعود اپنی حکومت واپس لینے میں کامیاب ہو گئے مگر وہ زیادہ عرصے تک حکمرانی نہ کر سکے اور ان کا علاقہ دوبارہ سلطنت عثمانیہ کے قبضے میں چلا گیا۔ اس کے بعد ان کے بیٹے شہزادہ ترک بن عبداللہ ریاض کو فتح کرنے میں کامیاب رہے، جس پر وہ 1824ء سے 1835ء تک برسر اقتدار رہے۔ اگلی کئی دہائیوں تک جزیرہ نما عرب پر تسلط کے لیے مصر، سلطنت عثمانیہ اور دیگر عرب قبائل میں تصادم ہوتے رہے۔ اس خاندان کے ایک حکمران



عبدالحکیم عبدالعجود مدنی
شیخ الحدیث جامعہ رحمانیہ
کاندیلوی، ممبئی

سعودی عرب دنیا کے نقشے میں ایک مضبوط و مستحکم ملک ہونے کے ساتھ اپنی امن پسندی اور انسانیت نوازی کے لیے مشہور و معروف ہے۔ یہ عالم اسلام اور عالم عرب کی ایک طاقتور اسلامی، انسانی، عدل و انصاف کی حکمرانی اور امن و شانتی کی نمائندگی کرنے والی مثالی مملکت ہے۔ یہاں ہر سوا من و امان کا دور دورہ اور اور عدل و انصاف کا غلبہ ہے۔ سعودی حکومت نے حالیہ برسوں میں تعلیم، صحت اور ٹیکنالوجی کے میدان میں بے مثال ترقی کے ساتھ انسانیت و شانتی کے فروغ اور اپنے موطنین و مقیمین کی فلاح و بہبود کے لیے ہر محاذ پر قابل قدر کامیابی حاصل کی ہے، وہ شہر کردی کے خاتمہ اور پوری دنیا میں امن و سلامتی قائم کرنے میں اس مملکت کی کاوشیں بے مثال ہیں۔ اسکی تائیس و قیام کی تاریخ پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی جائے تو معلوم پڑتا ہے کہ اس کے بانی یوں شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود ہیں جو 15 جنوری 1877ء کو پیدا ہوئے تھے مگر اس سلطنت کے قیام کی جدوجہد کا آغاز 18 ویں صدی میں ہی ہو گیا تھا، اس زمانے میں نجد میں چھوٹی چھوٹی ریاستیں اور حکومتیں قائم تھیں اور ہر ریاست کا الگ الگ حکمران ہوتا تھا۔ 1725ء میں آل سعود خاندان کے سربراہ امیر سعود بن محمد بن مقرن رحمہ اللہ کی وفات ہوئی، امیر سعود بن محمد رحمہ

امام عبدالرحمن تھے، جو 1889ء میں بیعت لینے میں کامیاب ہوئے۔ امام عبدالرحمن کے بیٹے شاہ عبدالعزیز تھے جو ایک مخلص، یوحد پرست، بھادر، پیاک، نڈر اور مہم جو شخصیت تھے، 1900ء میں انہوں نے اپنے والد کی زندگی میں ہی ان کی کھوئی ہوئی سلطنت واپس لینے اور اسے وسعت دینے کی کوششیں شروع کر دیں۔ 1902ء میں انہوں نے ریاض شہر واپس فتح کر لیا اور اسے اپنی امارت کا دارالحکومت قرار دیا۔ اور اسی طرح یکے بعد دیگرے فتوحات کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے انہوں نے الاحساء، قطیف اور نجد کے متعدد علاقوں کو بھی اپنی امارت میں شامل کر لیا۔ سلطنت عثمانیہ کے آخری دور میں حجاز پر (جس میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاقے شامل تھے) شریف مکہ حسین کی حکمرانی تھی، جنہوں نے 5 جون 1916ء کو ترکی کے خلاف بغاوت کا اعلان کر دیا۔ حسین کو نہ صرف عربوں کے مختلف قبائل کی بلکہ برطانیہ کی تائید بھی حاصل تھی۔ 7 جون 1916ء کو شریف مکہ حسین نے حجاز کی آزادی کا اعلان کیا۔ 21 جون کو مکہ پر ان کا قبضہ مکمل ہوا اور 29 اکتوبر کو انہوں نے پورے عرب کا حکمران ہونے کا باضابطہ اعلان کر دیا۔ ساتھ ہی انہوں نے تمام عربوں کو دعوت دی

کہ وہ ترکوں کے خلاف جنگ کا اعلان کریں۔ 15 دسمبر 1916ء کو حکومت برطانیہ نے حسین کو شاہ حجاز تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا۔ اسی دوران امیر عبدالعزیز ابن عبدالرحمن آل سعود نے مشرقی عرب کا ایک بڑا حصہ سخر کر لیا اور دیرے دیرے حجاز کی طرف رخ کرنا شروع کر دیا، چنانچہ 5 ستمبر 1924ء کو انہوں نے حجاز کو بھی فتح کر لیا۔ حجاز کے علاقے میں قتل و غارت اور لوٹ کھسوٹ ختم ہو گئی اس لئے حجازی عوام نے نیک اور صالح شخص امیر عبدالعزیز بن عبدالرحمن کا ساتھ دیا اور شریف مکہ شاہ حسین نے حکومت سے دست بردار ہو کر اپنے بیٹے علی کو شاہ حجاز بنا دیا۔ مگر امیر عبدالعزیز کی بڑھتی ہوئی پیش قدمی اور عوامی مقبولیت و تائید کے باعث انہیں بھی اپنا تخت چھوڑنا پڑا۔ 13 اکتوبر 1924ء کو شاہ عبدالعزیز نے مکہ معظمہ بھی فتح کر لیا۔ 5 دسمبر 1925ء کو انہوں نے مدینہ کا اقتدار بھی حاصل کر لیا۔ جسکی وجہ سے 19 نومبر 1925ء کو شریف مکہ علی نے اقتدار سے مکمل دستبرداری کا اعلان کیا اور یوں جدہ بھی شاہ عبدالعزیز کے زیر نگیں ہو گیا۔ 8 جنوری 1926ء کو شاہ حجاز عبدالعزیز ابن عبدالرحمن آل سعود نے ایک خصوصی تقریب میں مملکت نجد و حجاز کے مکمل اختیارات سنبھالنے کا اعلان کر دیا۔ شاہ عبدالعزیز کی طاقت



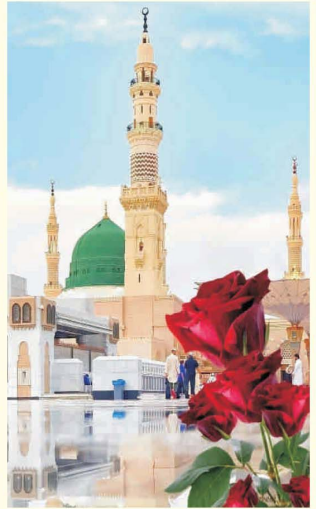
اور مقبولیت کے پیش نظر 20 مئی 1927ء کو برطانیہ نے تمام مقبوضہ علاقوں پر جو اس وقت مملکت حجاز و نجد کہلاتے تھے انکی حکمرانی کو تسلیم کر لیا۔ پورے نجد و حجاز پر مکمل حکمرانی اور کنٹرول کے بعد ایک ایسے نام کی حاجت محسوس ہوئی جو صدیوں کی جد جہد، اور خاندان کی قربانیوں کا گلس جمیل ہو، چنانچہ 23 ستمبر 1932ء کو شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنی حکومت کا نام 'المملکت العربیہ السعودیہ' رکھ دیا۔ جسے پوری دنیا نے تسلیم کر لیا۔ شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اسے قرآن و سنت کے مطابق چلانے اور خلافت راشدہ کی طرز حکمرانی کی طرح آگے لے جانے کا اعلان کر دیا، حدود و قصاص کا نفاذ شروع ہو گیا، توحید و سنت کا چرچا عام ہو گیا، ہر طرف عدل و انصاف کا بول بالا ہونے لگا اور اس طرح پورے حجاز اور نجد کے علاقوں میں پھیلی ہوئی شرک و بدعت اور سماجی انارکی کا خاتمہ ہوا اور مکمل طریقے سے پوری سلطنت میں ہر سوامن و امان اور شافعی و اطمینان کا بول بالا ہو گیا۔ پھر قرآن و سنت کی بالادستی اور توحید کی حقیقی دعوت اور اخلاص و ایمان داری نیز عدل و انصاف کی حکمرانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ریگستان کے اس علاقے کو لالہ زار کر دیا اور دیکھتے دیکھتے ہر طرف پٹرول کے ذخائر کی نشاندہی ہونے لگی جس کی وجہ سے 1933ء میں شاہ عبدالعزیز نے کیلیفورنیا پٹرولیم کمپنی کے ساتھ تیل نکالنے کا معاہدہ کیا۔ ابتدائی چند برس جدو جہد میں بسر ہوئے مگر 1938ء میں جب کیلیفورنیا پٹرولیم کمپنی کے ماہرین ناکام ہو کر ملک لوٹنے ہی والے تھے کہ اچانک ایک کنویں سے خزانہ ابل پڑا اور اتنا تیل

انسانی اعمال آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ اللہ کرے اسکے سخی دل اور توحید پرست حکمراں دنیا کی قیادت و سیادت میں اور آگے بڑھیں اور تہذیب و انسانیت اور دعوت توحید سنت کا کام پوری دنیا تک اسی طرح پھونچتا رہے۔ چونکہ 23 ستمبر 1932ء میں شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے نجد و حجاز کے علاقوں کو متحد کر کے مملکت سعودی عرب نام رکھ کر پوری دنیا میں اسے تسلیم کروایا تھا اسی لیے اس دن کو ایوم الوطنی یعنی قومی دن مقرر کر دیا گیا، اسی مناسبت سے ہر سال 23 ستمبر کو مختلف قسم کی تقریبات اور ضیافتی محفولوں کا اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ تاریخ کو یاد کیا جاسکے۔ ہندوستان کے معروف داعی اور جامعہ رحمانیہ کاندھلوی، ممبئی کے شیخ الحدیث مولانا عبدالکیم مدنی نے سعودی نیشنل ڈی کی مناسبت پر سعودی عرب کے مجلس حکمرانوں اور وہاں کے تمام عوام و خواص کو مبارکبادی دیتے ہوئے اللہ سے دعا کی ہے کہ وہ مملکت کی حفاظت فرمائے اور اسکی خدمات و قربانیوں کا بہترین بدلہ انھیں دینا و آخرت میں عطا فرمائے اور اس کا جھنڈا ہمیشہ لہراتا، چمکتا اور آسمان کی بلندیوں کو چھوتا رہے۔

□♦□

تعمیر و توسیع ہی انکی نیک نامی اور سلطنت کی شہرت کے لئے کافی ہے۔ آج سعودی عرب پوری دنیا میں امن و سلامتی کے قیام کے ساتھ ارحاب و وحشت گردی کی تمام شکلوں کو مٹانے اور انسانیت و اخلاق مندری کی بنیادوں کو مضبوط کرنے اور پوری دنیا میں دعوت توحید کو عام کرنے میں اپنی ایک شناخت اور مثال رکھتا ہے، اور حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو سعودی عرب ایک مثالی مملکت اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کی ایک دھڑکن بن چکا ہے، لاکھوں لوگ وہاں روزگار اور تجارت سے جڑے ہوئے ہیں، اور عالم عرب و اسلام بلکہ پوری دنیا پر آنے والی قدرتی آفات و مصائب میں سعودی حکومت اور اسکے حکمران سب سے پہلے مدد کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ پوری دنیا میں آنے والے زلزلے، حوادث اور طوفانوں سے تباہ حال انسانیت کی مدد میں سعودی عرب اور ان کی خدمات سر فہرست ہیں۔ غزہ اور فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کی مالی امداد اور اسی طریقے سے عراق، ترکی اور دیگر ممالک میں آنے ہوئے زلزلے، سیلاب اور دیگر حوادث کے وقت نیز ہمارے وطن عزیز ہندوستان میں لاک ڈاؤن اور کرونا کی مہماری کے وقت آسجین کی فراہمی جیسے

نکلا کہ جس پر وہ ماہرین خود بھی دنگ رہ گئے۔ یہ واقعہ نہ صرف سعودی حکمرانوں اور کیلیفورنیا کمپنی کے لیے حیران کن تھا بلکہ پورے جزیرہ نما عرب کے لیے ایک معجزہ تھا۔ تیل کی دریافت نے سعودی عرب کو معاشی طور پر زبردست استحکام بخشا اور مملکت میں خوشحالی کا دور دورہ ہو گیا۔ 9 نومبر 1953ء کو شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود وفات پا گئے۔ رحمہ اللہ وغفرلہ۔ اسکے بعد کیے بعد دیگرے اسکے جھاندیدہ اور نیک و صالح بیٹے حکمران بنے رہے، موجودہ حکمران شاہ عبدالعزیز کے لائق و فائق بیٹے شاہ سلمان اور انکے جواں سال ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان آل سعود - ایدہم اللہ - نے تو ہر میدان میں بلند یوں کے جھنڈے گاڑ دیے ہیں اور تیل کی قدرتی دولت پر انحصار نہ کرتے ہوئے ویژن 2030ء کے ذریعہ معاشی استحکام کے دوسرے ذرائع تلاش کرنے کا حدف مقرر کیا ہے جسکے نتیجہ میں ملک معاشی ترقی کے ساتھ ہر میدان میں بلندیوں کو چھو رہا ہے اور اپنی ہمہ جہت اسلامی سوچ اور انسانی خدمات کی وجہ سے صف اول میں شمار کیے جانے لگا ہے اور اگر کچھ نہ بھی ہو تو حجاج کرام کی صحیح معیاری خدمت اور حرمین شریفین کی اعلیٰ



مملکت سعودی عرب کی خصوصیات

کی قیادت کی رہنمائی کتاب وسنت کے منہج کی طرف کیا ہے، انہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مشورہ دیا ہے، یہ علماء اپنے حکمرانوں کو دھوکہ میں نہیں رکھتے بلکہ ان کے ساتھ خاصانہ سلوک اختیار کرتے ہیں، یہ علماء اپنے خطبات، مواعظ، کتب اور فتاویٰ کے ذریعہ اپنے ملک کی رعایا و عوام سے بھی خیر خواہانہ معاملہ کرتے ہیں، انہیں خیر پر قائم رہنے کی ترغیب دیتے ہیں اور ہر طرح کے فتنہ و فساد سے انہیں دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، یہاں کے علماء یہاں کے حکمرانوں کے ریزہ کی بڑی کے مانند ہیں، ان سے حکمران چھوٹے بڑے معاملے میں مشورے لیتے ہیں، ان پر کوئی دباؤ نہیں ہوتا تا کہ وہ حکمرانوں کی مرضی کے مطابق فتاویٰ دیں یا مشورہ دیں۔

سعودی علماء کی پوری دنیا میں اپنی منفرد پہچان اور منفرد مثال ہے، پوری دنیا میں ان کے ذریعہ جو کئی فائدہ پہنچ رہا ہے اس کی مثال اسلامی تاریخ میں بہت کم ملتی ہے، اللہ نے اس کے ذریعہ لاکھوں لاکھ لوگوں کو ہدایت دیا ہے، جغرافیائی حدود سے بالاتر ہو کر ان کی کاوشیں افریقہ، امریکہ اور پورے ایشیا کو محیط ہیں، مختلف زبانوں اور مختلف شکلوں میں ان کی خدمات پائی جاتی ہیں، یہ لوگ حکومت اور مملکت کے لئے جتنی کوشاں ہیں۔ ان کی دعوت سلفی دعوت کے لئے مشہور ہے، جو لوگ ان کا برا چاہتے ہیں وہ پوری مملکت کے لئے بدخواہ ہیں ایسے لوگ سلفی دعوت کا بدلہ ڈھونڈ رہے ہیں جو انہیں دہشت گردی، تکفیریت، فتنہ و فساد پھیلانے کی دعوت اور مغرب کی الجادی منہج کی دعوت دے۔ منہجیت اس ملک کی اہم ترین خصوصیات میں یہاں کی منہجیت بھی ہے، یعنی سعودی حکومت اپنے قیام کے تینوں مراحل میں سلف صالحین کے منہج کی پیروی کرتی ہے، اس نے دین کے دو اہم و اساسی مصدر قرآن وسنت ہی سے ہمیشہ استمداد کیا ہے، کسی دوسرے منہج کا ان کے یہاں کوئی اعتبار نہیں ہے، تمام تر مناجیح خواہ وہ سیاسی ہوں، صوفیانہ ہوں، عقلانی ہوں، تقلیدی اور مسلکی ہوں، اتحاد ہوں یا مغربی ہوں سب مناجیح سلف صالحین کے سامنے مرفوض و مردود ہیں، صرف اور صرف سلفی منہج ان کے نزدیک معتبر اور مسلم ہے۔ اس کی منہجیت ایک جھلک ہے کہ اس نے اپنے اصول و قواعد اور حکومتی انتظام کے لئے اسلامی شریعت کو کوئی سمجھا ہے، اسی پر اسے فخر ہے کہ حال میں وہ اس سے متاثر نہیں ہیں، جن لوگوں نے تاریخ کا مطالعہ کیا ہے انہیں معلوم ہے کہ جتنے بے رحمے تک یہ حکومت اپنے اصولوں پر سختی سے قائم رہی ہے مسلمانوں کی کوئی حکومت اتنی مدت قائم نہیں رہی ہے، کتنے مسلم ممالک رہے جو قائم ہوئے اور گر گئے، ان کے حکمرانوں کی خواہشات میں اگر کوئی تبدیلی ہوئی تو وہاں کے نظام حکومت میں تبدیلی آگئی



وہاں کیلئے اپنے سخاوت کے دروازے کھول دئے، وہاں اس واسطے ار کے لئے پوری کوشش کیا، ان کے حقوق کی بازیابی کیلئے آواز اٹھائی، تا کہ لوگ عزت وسکون کی زندگی جی سکیں۔ وہیں عربین شریفین اور حجاج کی ایسی بے مثالی خدمت کیا جس کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اس ملک کی ایک خاص قابلیت اور صلاحیت یہ ہے کہ اگر مسلمان کسی ملک میں ظلم، مجبور، اور قہور ہیں، تو یہ ملک ان کی خیر گیری میں قطعاً پیچھے نہیں رہتا ہے۔ پیچھے رہیں کہہ لیں کہ سیاسی، سماجی، اقتصادی، دینی قائدانہ کردار ہر اعتبار سے اس ملک میں یہ صلاحیت اور قابلیت ہے کہ اس کی تعریف کی جائے، اس کی ترقی و بہبود کے لئے اللہ کی بارگاہ میں دعا کیا جائے کیونکہ یہ ملک مہبط وحی ہے، اور حرمین شریفین کی نگہداشت انہیں کے ہاتھوں میں ہے۔

(۲) صالح قیادت: اس ملک کی سب سے خاص اور بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسے صالح قیادت میسر ہے، اس کے اہداف ومقاصد میں صالحیت جھلکتی ہے، منہج و مسلک میں صالحیت ہے، آپسی الفت ومحبت کی فضا پیدا کرنے میں صالحیت ہے، یہاں کوئی فرقہ بندی نہیں ہے، ہر طرح کے اشتقاق اور کھینچا تانی سے یہ ملک پاک ہے، یہاں کوئی ہنگامہ اور بے پوری نہیں ہے، یہاں نہ تو انقلابات کوئی اردو نہ ہی سازشیں ہیں، کرسی کا جھگڑا نہیں ہے، وزارتوں کے بنوارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، ساری بستیاں خواہ وہ گاؤں کی شکل میں قصبوں کی شکل میں یا ریاستوں کی شکل میں ہوں سب باہم سیر و فکر سے زندگی گزارتے ہیں، مناصب کا تبادلہ بلا کسی اختلاف اور نزاع کے منصفیہ طریقوں سے ہوتا رہتا ہے، ہر معاملہ میں ان کے یہاں وقار و تہجد کی اور متانت ہے، بصیرت ہے، صبر ہے، خیر خواہی ہے، شورایت ہے، دین ہے، تقویٰ ہے، امانت ہے، یہاں کی تمام تر سیاسی، معاشرتی اور اقتصادی سرگرمیوں کا منبع و گورنری ساری چیزیں ہیں۔

(۳) مخلص علماء: یہ اس ملک کی خوش قسمتی رہی ہے کہ مخلص و دین پسند اور پرہیزگار علماء نے ہمیشہ یہاں

کیا جائے، تا کہ دنیا اور اس کے باشندے چین وسکون سے زندگی گزار سکیں، چنانچہ انہوں نے اس مقصد کے حصول کے لئے انتھک جدوجہد کیا اور آنے والے دنوں میں ان کی یہ کاوشیں رنگ بھی لائیں، ملک، رعایا، امن ہر چیز پر اس کے اچھے اثرات مرتب ہوئے کہ پھر بعد کے ایام میں مسندین، مجتہدین کی طرف سے ان کے نصب العین اور طریقہ حکومت پر پختہ نشانی کی جاتی رہی، تاہم یہ حکومت جن خصوصیات کی حامل رہی ہیں اس مضمون میں اختصار کے ساتھ اسے ذکر کر رہا ہوں:

(۱) قابلیت و صلاحیت: اس ملک کی قابلیت و صلاحیت مختلف اعتبار سے مسلم ہے، بہت سی آندھیاں آئیں، اور مختلف طرح کے طوفان ملکی و بین الاقوامی اس پر ابھرے لیکن اس ملک میں یہ صلاحیت رہی کہ اس نے سب کو بڑی ہی خوش اسلوبی سے برداشت کر لیا، مجبور کے ایک درخت کے مانند اپنی جڑوں پر مضبوطی کے ساتھ کھڑا رہا اسے کوئی اکھاڑ نہیں کہ جبکہ دیگر ممالک کی جوبیل بل گئیں، ان کا جغرافیہ بدل گیا، ان کے اہداف اور شخصیت میں تبدیلی آگئی، ان کی تہذیب اور زبان تک میں تبدیلی آگئی، قیادتیں تبدیل کیا ہوئیں انہوں نے اپنے نقوش بدل دئے، لیکن یہ ملک سلف صالحین کے منہج پر پروازوں سے مضبوطی کے ساتھ قائم و دائم رہا، اس ملک نے اپنی خداداد صلاحیت کو ہر جہاز پر اچا کر لیا، اور اسلامی و انسانی ذمہ داری کو ہر اس جگہ بچھا یا جہاں کسی بھی طرح مسلم امت کو فائدہ پہنچانا مقصود تھا۔ بلکہ یہ کہ لیں کہ ان تمام تر انسانی خدمات کو یو جہاں اہل نبھانے میں اپنے جیسے دیگر تمام تر مسلم ممالک پر سبقت حاصل رہی ہے۔ عام مسلمانوں کو وہ کسی بھی ملک میں ہوں فائدہ پہنچانے میں تمام تر تعلیمی نیز صحت عامہ اور آباد کاری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، علم و دعوت کے قافلوں کی قیادت کیا۔ مساجد کی تعمیر و آباد کاری میں حصہ لیا، اسلامی مراکز قائم کئے، مظلوموں اور بے یار و مددگار لوگوں کا پورا پورا تعاون کیا ہے، اگر کوئی انسانی آبادی آفتوں، زلزلوں اور سیلاب کا شکار ہوئی تو



عبدالمعین عبدالوہاب المدنی

مملکت سعودی عرب جزیرہ نمائے عرب کے ۸۰ فیصد رقبے پر مشتمل ہے، متحدہ عرب امارات، عمان اور یمن کے ساتھ مشرقی ملک کی سرحدوں کا بڑا حصہ غیر متعین ہے اس لئے ملک کا زمین درست رقبہ ابھی نامعلوم ہے سعودی حکومت کے اندازوں کے مطابق مملکت کا ۲۲ لاکھ ۱۷ ہزار ۹۳۹ مربع کلومیٹر ہے، سعودی عرب رقبے کے لحاظ سے دنیا کے ۱۵ بڑے ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔ مملکت کا جغرافیہ مختلف نوعیت کا حال ہے، غریبی ساحلی علاقہ (الہلیہ) سے زمین سطح سمندر سے بلند ہونا شروع ہوتی ہے اور ایک طویل پہاڑی سلسلے (جبل حجاز) تک جاتی ہے، جس کے بعد سطح مرتفع ہے، جنوب مغربی غیر خطے میں پہاڑوں کی بلندی ۳ ہزار میٹر تک ہے اور یہ ملک کے سب سے زیادہ سرسبز اور خوشگوار موسم کا حال علاقہ ہے یہاں طائف اور ابھاجیسے تقریباً سبھی مقامات قائم ہیں، خلیج فارس کے ساتھ ساتھ قائم مشرقی علاقہ بنیادی طور پر پتھر یا اور تیل ہے، معروف علاقہ ”مربع الخالی“ ملک کے جنوبی خطے میں ہے اور صحرائی علاقہ کے باعث یہاں آبادی تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے مملکت کا تقریباً تمام حصہ صحرائی و نیم صحرائی علاقے پر مشتمل ہے اور صرف ۲ فیصد قریب قابل کاشت ہے بڑی آبادیاں صرف شرقی اور مغربی ساحلوں یعنی ہفوف اور برہہ جیسے نخلستانوں میں موجود ہیں، یہاں سال بھر سینہ والا کوئی دریا یا جھیل موجود نہیں ہے۔ مملکت سعودی عرب کے قیام کا اعلان ۲۳ ستمبر ۱۹۳۲ء میں ہوا اور اس کے موجودہ دستور حکومت کی منظوری ۳۱ جنوری ۱۹۹۲ء میں ہوئی (دیکھئے: سعودی عرب آزاد دائرہ المعارف ویکیپیڈیا) جغرافیائی اعتبار سے یہ مشرق وسطیٰ کا سب سے بڑا ملک ہے، اس کی سرحدیں سات مذکورہ ممالک اور تین آبی اجسام (خلیج عربی، بحر احمر، اور خلیج عقبہ) سے ملتی ہیں کل وقوع کے علاوہ درج ذیل حقائق سعودی عرب کی خصوصیات کو عالم اسلام ہی نہیں پوری دنیا میں منفرد مقام عطا کرتے ہیں، چنانچہ سعودی عرب کی تائیں جن جیالوں، دانشوروں اور باغیظروں کے ہاتھوں ہوئی تھی انہوں نے اس کی تائیں خالص کتاب وسنت کی بنیادوں پر کیا تھا اور ان میں وہ تمام صالحیتیں بدرجہ اتم موجود ہیں جو ایک اسلامی ملک کے قیام کے لئے مطلوب ہیں، اس ملک کی تائیں کے پس پردہ ان کا پس ایک ہی مقصد تھا کہ اسلامی مصالح بروئے کار لائے جائیں اور تمام تر مقاصد کا ازالہ

■ مخصوص علمی، محنت اور کتب مصداور مراجع کو طبع کروانا پھر انہیں داخل و خارج مملکت میں بلا قیمت تقسیم کرنا، تاکہ مختلف صالین کی منہج کی حفاظت ہو سکے۔

■ تفسیر اور قرآن کے مختلف زبانوں میں تراجم کو طبع کروانا پھر سفارت خانوں کے توسط سے اتنی تجارتی تعداد میں تقسیم کرنا تاہم ان میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

■ الشریعہ کے مختلف مراحل میں دینی مواد کی تدریس پورے ملک کی سطح پر، یعنی منہج تدریس میں توحید، تفسیر، فقہ، حدیث اور سیرت کے مادیوں کو شامل کرنا۔

■ تعلیم کے میدان میں لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے الگ الگ درجہ گاہیں قائم کرنا۔

■ مدینہ منورہ میں جامعہ اسلامیہ کا قیام اور مختلف تعلیمی مراحل متوسط سے B.A., M.A. تک کی تعلیم کا دروازہ پوری دنیا کے طلبہ کے لئے کھول دینا۔

■ مساجد کی تعمیر و مرمت اور پوری دنیا میں۔

■ داخل ملک اور خارج ملک دینی مراکز اور شعبہ تحفیظ القرآن البکریم کو قائم کرنا۔

■ ملکی خرچ پر ہزاروں ہزار مبلغین اسلام اور دعا کو پوری دنیا میں بھیجنا۔

■ مسلمانوں کی سماجی و دینی حالت کا جائزہ لینے اور ان کی خدمت کے لئے رابطہ اسلامیہ اسلام کا قیام۔

■ ندرۃ الفیاض الاسلامی جیسے ادارہ کے توسط سے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت انجام دینا۔

■ حدیث کبار العلماء کو ملکی سطح پر منظر کرنا جو ملک کی رعایا اور حکومت کی دینی رہنمائی کر سکے اور خاص طور سے جب ملک کو امر بھری خلافت درپیش ہو تو یہ لوگ صحیح مشورہ دیں۔

■ اس ملک کے مسافروں میں ملحق شہریت یافتہ دینی کا شعبہ قائم کرنا۔

■ حاج کرام کی خدمت کے لئے ادارۃ الحرمین الشریفین کا قیام۔

■ ناگفتہ بہ حالات اور ہر طرح کے ناگہانی آفات میں مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرنا مسلم اور غیر مسلم ممالک میں یکساں طور پر۔

■ وزارتہ الامون الاسلامیہ والدعوتہ والارشاد اور قرآن کی طباعت کے لئے مجمع الملک فہد کا قیام۔

■ دعوت الی اللہ کے میدان میں مختلف شکلیں ہیں جنہیں یہ ملک بحسن و خوبی انجام دے رہی ہے اگر ایک پلڑے میں سعودی عرب کی دینی خدمات کو رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں دنیا کے تمام ممالک کی دینی خدمات کو سعودی عرب کا پلڑا جک جائے گا اللہ تعالیٰ اسے خیانت کاروں کی خیانت اور حاسدین کے نظربد سے بچائے۔

درحقیقت اس مملکت میں خوبوں کا پہلو ہر اعتبار سے غالب ہے، خامیاں اور کمیاں کس کے اندر نہیں ہیں، اگر کچھ خامیاں ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح فرمادے اور توحید و سنت کی بنیادوں پر اسے ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ یہ چند خصوصیات تھیں جن کو ذکر کیا گیا، حالانکہ اور بھی اس ملک کی بہت ساری خصوصیات ہیں۔

سب سے ممتاز حکومت ہے، اور لوگوں کو حق پہنچاتا ہے کہ ایسی حکومت کی قیادت کی وہ اطاعت و تابعداری کریں اور ان کے ساتھ خیر گاہی کا برتاؤ کریں، لیکن اگر فطرت میں بغاوت آجائے سلیطے بدل جائیں، نو زائیدہ افکار انہیں منکوث کریں تو اسے فطری حالت نہیں کہیں گے بلکہ اسے بگڑی ہوئی حالت سے تعبیر کیا جائے گا، اور جب ایسا لگاڑ عام ہو جائے گا تو لوگ اس کا مقابلہ خود نہیں گے اور اسے ناخواندہ اور کم فہم لوگوں کا قبضہ مناصب پر عام ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ اس ملک میں عدل و انصاف کی مکمل حکمرانی ہے، بلا قیمت اور بلا کسی خیانت و دباؤ کے لوگ عدل و انصاف کو پارے ہیں، اس لئے کہ شریعت نے انہیں یہ حق و حقیقت میں دیا ہے، کوئی آدمی یہاں کسی کے حق کو نہیں مار سکتا ہے، عدل و انصاف بہت ہی قیمتی چیز ہے لیکن وہ یہاں لوگوں کو مفت میسر ہے، جب کہ دیگر ممالک میں یہ بہت سستی چیز ہے لیکن لوگوں کی یہاں تک رسائی نہیں ہے، یہاں کے کورٹ شرعی قوانین کے مطابق فیصلوں میں جلدی کرتے ہیں اور فیصلہ لینے میں حق بجانب ہوتے ہیں، جبکہ دوسری کورٹوں میں دیکل روٹیل کی ضرورت پڑتی ہے اور بڑی مشکل جھیلنے کے بعد عدلیہ انصاف کے قریب پہنچتا ہے۔

۴۔ اس طرح یہ ملک اپنے شہریوں کو ہر طرح کی تعلیم و تحفظان صحت کی سہولت فراہم کرتا ہے، کوئی لگن نہیں، کوئی دلالی نہیں، کوئی سود نہیں لگتا اور کوئی جو اور کوئی سخت یہ نہیں ان تمام چیزوں سے پاک یہ بہت سب کی میسر ہے۔

۵۔ شہریوں کی ترقی ٹھوس بنیادوں پر قائم ہے: چنانچہ فیکٹریوں، تعلیمی اداروں، زرعی اور تجارتی اداروں اقتصادی مراکز اور یونیورسٹیوں کے قیام میں اصل ثوابت کی مکمل رعایت اس طرح کی گئی ہے کہ اس میں ساری کارروائیاں اور سرگرمیاں انجام پائی جاتی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ انسانی حقوق کی مکمل پاسداری ہوتی ہے، اس تقدم و ترقی میں اجتہادات اور مباح کے دائرے میں استعمال کا مکمل دخل ہوتا ہے، خلاصہ یہ کہ مملکت کی ترقی میں بھی دینی اساسیات کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔

۶۔ دعوت الی اللہ: مملکت سعودی عرب نے مختلف زمانوں میں اپنی اہلیت اور صلاحیت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے مذہب اسلام کی نشر و اشاعت کا کام کیا ہے، پوری دنیا میں دعوت الی اللہ کو ترجیح دیا ہے جس کے مختلف طریقے رہے ہیں مثلاً:

۱۔ خود سعودی عرب میں ہدیۃ الاحمر بالبعروف اور غنی عن المنکر کا مستقل ادارہ قائم کیا، جس کی ذمہ داری یہ ہے کہ دینی معاملات میں اپنے ہمسایگی وغیرہ کی باشندوں کی نگرانی کرے، اور انہیں اسلامی تعلیمات کے ذریعہ بہادر کرتا رہے۔

۲۔ قضاء اور افتاء: یہ دونوں شعبہ کی خاص مسلک کے لئے کام نہیں کرتے بلکہ صرف اور صرف قرآن و سنت کی روشنی میں قضاء اور افتاء کا کام ہوتا ہے، اس میں چھوٹے بڑے اور امیر و غریب کی تفریق بھی نہیں ہوتی ہے۔

۳۔ میگزین فولڈس اور اخبارات و ٹیلی کاسٹ کا اجراء سعودی عرب میں مکمل تنظیم و پلاننگ کے ساتھ خطبات، دروس اور مواظف کا اہتمام کرنا، اس کیلئے کبار علماء کا انتخاب اور بڑی بڑی مساجد میں فقہ، تفسیر، حدیث وغیرہ کے دروس دینا۔

یہاں گمراہیاں تھیں، بیجان تھا، لڑائیاں تھیں، گروہ بندی تھی اور بے چینی و قلق یہاں کی خاص خصوصیت تھی، لیکن جب سعودی حکومت کی قیادت میں اس خطے میں مسیح اسلامی دعوت پروان چڑھی تو یہاں کا پورا نقش بدل دیا، اور سب کو لوٹ مار اور فتنہ فساد کی چابھیں اس وقت، خوشحالی اور فارغ الہالی کا گوارہ بن گئیں، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر خیرات کا کام کرنے والے قافلہ کا یہاں سے گذر ہونے لگا، صرف صحیح اسلامی دعوت نے یہاں اس وقت اور کار کا پرچہ لایا، تعجب ہوتا ہے ان کے عقول پر جو امام وقت اور محدثین امام محمد بن عبدالوہاب اور ان کے اہل و انصار کو گالیاں دیتے ہیں، انہیں فاسق و کافر گردانتے ہیں خاص طور سے انڈیا پاکستان بنگلہ دیش کے بدعتی نفس پرست لوگ تو یہ لوگ اخلاقی علمی اور معاشرتی اخطا اور گمراہی فسادات کا ذخیرہ ہیں، اور اسی وجہ سے ان کے عقائد و اعمال میں گمراہیاں، خرافات اور بدعات کا بہت زور و شور ہے۔ جی ہاں! اچھے کہنے میں کس ملک کے بڑے بڑے کارنامے ہیں مثلاً:

۱۔ سعودی عرب نے پورے جزیرہ عرب کو متحد کیا:

چنانچہ سعودی عرب کے قیام سے قبل جزیرہ عرب مختلف چھوٹی چھوٹی ریاستوں اور ملکوں میں بنا ہوا تھا، خاص کر جو علاقے دور تھے وہ باغیوں کی کمر و مال کا ذخیرہ تھے، لیکن جب تک اصل مرکزی حکومت کی رسائی نہیں ہو پائی تھی جس کی وجہ سے وہاں لاقانونیت اور فتنہ و فساد بہت تیزی سے سر اٹھتا ہے، چنانچہ یہ شرف اس ملک کے ہاتھ آیا کہ اس نے ان تمام چھوٹی چھوٹی ریاستوں، ملکوں اور قبائل کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا، اور ایسی حکمت عملی اختیار کیا کہ اس نے جتنی حکومت کے خلاف بغاوت نہیں کیا، بس یہ کہ اس کا کہ جو دینی کام مثلاً حکومت نہ کر سکتی انہوں نے رکھا کیا۔ واضح رہے کہ ان مختلف قبیلوں میں بھی کوئی ریاستوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا آسان نہیں تھا کیونکہ عثمانی حکومت مسلم حکومت ہونے کے باوجود نظام اس سے معاندانہ برتاؤ کرتی تھی، اور ایران میں شیعہ حضرات تک لگائے بیٹھے تھے، مصر کی حکومت اپنی جگہ اپنے مفاد میں لگتی تھی، برطانوی استعمار ان پر قبضہ کرنے کی ایک سازش رچ رہا تھا، چھوٹی ریاستوں کے امراء و حکام، اور علماء و مشائخ نیز قبائل سب مخالفت پر تھے ہوتے تھے۔ لیکن محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ اور ان کے اہل و انصار کی صحیح اسلامی دعوت، بلند ہمتی، جہاد، مسلمان اور شریقی قوانین کی تحقیر نے ان تمام مشکلات اور رکاوٹوں کو پیچھے ڈھکیل دیا، اور دوسرے دوسرے تہذیبوں مرحلوں میں یہ سعودی حکمران الہی نظام زندگی نافذ کرنے میں کامیاب ہو گئے، اور ان کی حکومت آج بھی جزیرہ عرب تک پہنچ گئی، یہ سب اللہ کی توفیق اور اس کی مدد سے ہوا، اور آج بھی الحمد للہ دعوت وحید کے بدولت یہ حکومت اپنے قدموں پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہے۔

۲۔ نظام حکومت کی ترجیحات میں انہوں نے ان وقت اور کار کو دوسری چیزوں پر ترجیح دیا، تاکہ حکومت کے ستون اور رعایا ہر طرح کے قلق اور آکھاڑ پیچھاڑ سے محفوظ رہیں، حالات و ظروف ہمیشہ قابو میں رہیں، اور فتنہ و فساد جنم نہ سکے۔

۳۔ عدل و انصاف کا چلن: افراد اور قوموں کی زندگی میں عدل و انصاف کی بڑی اہمیت ہے، فطری طور پر لوگوں کو اس کی ضرورت بھی ہے، ہر وہ حکومت جو مختار لوگ اس کا پرچار کرتی دے اور انہیں عدل و انصاف سے مالا مال رکھے تو ایسی حکومت

اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے، حکومتیں بنتی ہیں بگڑتی ہیں، لیکن توحید کی اساس پر قائم اس ملک میں نہ کوئی تبدیلی آئی، اور نہ کتنے حکمران آئے اور چلے گئے لیکن ملک کا انٹر عمل اپنے اصولوں پر چل کر باقی رہا، یہ وہ حقیقت ہے جس کی تمام مسلمانوں کو قدر کرنی چاہئے اور ان کو سراہنا چاہئے، لیکن انہوں نے تحقیر کی نگاہ سے دیکھنے والوں نے صرف انہیں گالیاں دیں، اور اس کے خلاف پروپیگنڈوں کو بکواس دیا۔

امن و استقرار: اس وقت پوری دنیا کے انسانیت امن و استقراری کی پیاسی ہے، سیاسی قراردادوں، شیطانی قوانین، طاغوتی پارلیمنٹری نظام کے ذریعہ دنیا کو امن و استقراری مہیا کرنے کی کوششیں بھی جاری ہیں لیکن سوائے انہوں نے نقصان کرنے کی چیز ہاتھ کی نظر نہیں آتی ہے، یہ مملکت سعودی عرب تو الحمد للہ اپنے قیام کے تینوں مراحل میں بھی امن و استقراری سے محروم نہیں رہا، اور اس کا سبب بدی ہو یا شہری ہاگوش ہو یا بدعتی ہر جگہ ہمدردی دارا رہا ہے جس کی صرف ایک ہی وجہ رہی ہے کہ خواہ رعایا ہو یا ملک دونوں پر ہمیشہ اسلامی شریعت اور اس کے عادلانہ نظام کا غلبہ رہا، اگر حکام وقت عدل پر زور دے اور کورٹ اور محکموں میں عدل کا بول بالا ہو اور رعایا کے اندر اللہ کا خوف غالب ہو اور شریقی قوانین کا نفاذ ہو یا ہو تو ایسی حکومت میں امن و استقراری کا پایا جانا ضروری ہے، جب بھی ان میں کی واقع ہوگی امن و استقراری بھی کی آئیگی، اگر ہم اس باب میں مملکت سعودی عرب کا مدگہ ملک سے موازنہ کریں تو جھوٹ ہوگا، دیگر ممالک امن و استقراری کے حصول کے لئے بھاری بھاری قیس خرچ کر رہی ہیں، پھر بھی وہاں یہ نعمت مفقود ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے بیشتر ممالک سیاست، خوشحالی، ترقی، ثروت، دولت، اپنے حدود و ریاستوں کی اپنے سخت ترین نظام قوانین، انتظامیہ اور نگرانی میں بہت ترقی کر چکے ہیں لیکن یہ سب کچھ ہونے کے باوجود وہاں سے امن و استقراری غائب ہے، انفرادی و اجتماعی سطح پر وہاں چوری، قتل، کربش، دہشت گردی، دھوکہ، رشوت، سود، غرتوں کی پالی اور ہر طرح کے چھوٹے بڑے جرائم عام ہیں جو کہ امن و استقراری راہ میں بڑی رکاوٹ سمجھتے ہیں، ایسی جگہوں پر امن و استقراری کیسے ممکن ہو سکتی ہوگی لوگوں کی فراڈ رعایا سب کے سب فتنہ فساد شریعت پسندی اور ملکی و بین الاقوامی افراد میں برابر کے شریک ہوتے ہیں، انسانوں کی جائیں عزتیں اور اموال ہر وقت، تباہی اور ہلاکت کے دروازے پر ہوتے ہیں، امن و استقراری وہاں ہوتا ہے جہاں کا ماحول، حکومت اور رعایا ان برائیوں سے پاک ہو۔

رفاهی اور خیر کے کاموں کی کثرت:

مملکت سعودی عرب کی تائیں ہی اس مقصد کے لئے ہوئی تھی کہ اسلام کی نشر و اشاعت ہو، مسلمانوں کو ہدایت ملے، اور ان تک ہر ممکن طرح سے خیر کو پہنچایا جائے، ان کی خدمت کی جائے، اس کا یہ مقصد بھی نہیں رہا کہ اموال کی ذخیرہ اندوزی ہو بلکہ صرف اسلام اور مسلمانوں کی خدمت پیش نظر ہی جس میں الحمد للہ ملک بہت حد تک کامیاب بھی رہا ہے۔ مختلف شکلوں میں مختلف جگہوں پر اس ملک کے ایسے ایسے کام ہیں جو بے مثال ہیں، بطور مثال تجد اور اس کے مضافات کو لے لیں، اس پر اسوی دور بھی گذرا، عباسی دور بھی گذرا، اور عثمانی دور بھی گذرا، ایک زمانے میں باغیوں کا اس پر تسلط تھا، قبائل اور خاندان کی بلا دینی تھی تب ترقی اور تقدم سے یہ خطہ کافی دور تھا،

طائف میں سعودی عرب اور یمن کے درمیان 20 مئی 1934ء کو ایک معاہدہ ہو گیا اور سعودی فوجوں کو یمن سے واپس بلا لیا گیا۔ سعودی افواج نے اس سے پہلے اردن کو بھی اپنے دائرہ اقتدار میں شامل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن انگریزوں کے دباؤ کی وجہ سے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اگر ابن سعود اردن اور یمن کی مہمات میں کامیاب ہو جاتے تو پورا جزیرہ نمائے عرب ان کے تحت آ جاتا لیکن اس وقت بھی ابن سعود کی حکومت رقبے کے لحاظ سے ایشیا میں سب سے بڑی عرب حکومت تھی اور یمن، عمان اور بعض ساحلی علاقوں کو چھوڑ کر پورے جزیرہ نمائے عرب پر سعودی بالادستی قائم تھی۔

22 ستمبر 1932ء کو نجد و حجاز کی اس نئی حکومت کو سعودی عرب (عربی: المملكة العربية السعودية) کا نام دیا گیا۔

اصلاحات:

ابن سعود اور ان کے نجدی ساتھی چونکہ محمد بن عبد الوہاب کے پیرو تھے، اس لیے ابن سعود نے اسلامی تعلیمات پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کی۔ ابن سعود بادشاہت کو ختم نہ کر سکے لیکن وہ سارے کام عوام کی ایک مجلس سے مشورے سے انجام دیتے تھے اور انھوں نے اس کی پوری کوشش کی کہ ملک میں اسلامی احکام پر عمل کیا جائے۔ انھوں نے سارے ملک میں شراب کی خرید و فروخت بند کر دی جو ترکوں کے دور میں حجاز وغیرہ میں عام ہو چکی تھی۔ ابن سعود جب تک زندہ رہے دوسری معاشرتی برائیوں کو بھی پھیلنے کا موقع نہ دیا۔ دینی تعلیم کے فروغ کے لیے 1948ء میں جامعہ از ہر کے طرز پر ایک فقہ کالج قائم کیا۔

ان کے بڑے کارناموں میں عرب کے خانہ بدوشوں کو بستیوں میں آباد کرنا اور انہیں زراعت پر مائل کرنا تھا جبکہ ان کی حکومت نے لوگوں کی اخلاقی تربیت کا بھی انتظام کیا۔ ابن سعود کا ایک اور کارنامہ ملک میں امن و امان کا قیام ہے۔ 1924ء میں نجد کے فرمانروا عبدالعزیز ابن سعود سے شکست کھا کر تخت سے دست بردار ہو گیا۔ 1924ء سے 1931ء تک قبرص میں جلاوطن رہا۔ مگر آل سعود کے خلاف سازشیں نہیں کیں اسی وجہ سے آل سعود کا میاد بادشاہ ثابت ہوئے۔

چونکہ عرب کا بیشتر علاقہ ریگستان اور بخر پہاڑی علاقوں پر مشتمل ہے اس لیے آمدنی کے ذرائع کم ہیں اس لیے سلطان ابن سعود ملک کو معاشی و تعلیمی لحاظ سے زیادہ ترقی نہ دے سکے ایک ان کے اخیر دور حکومت میں عرب میں مٹی کے تیل کے کنوئیں اس کثرت سے نکالے آئے کہ ملک کی کاپیٹل گئی اور حکومت کو کروڑوں روپے سالانہ آمدنی ہونے لگی۔ تیل کی دریافت سے پہلے 1928ء میں سعودی عرب کی کل آمدنی 70 لاکھ ڈالر تھی اور اس میں سے نصف رقم حاجیوں پر نکس لگا کر وصول کی جاتی تھی لیکن ابن سعود کے عہد کے آخری دنوں میں صرف تیل سے ہونے والی آمدنی تین کروڑ 60 لاکھ ڈالر تک پہنچ گئی۔ اس فاضل آمدنی سے سلطان نے کئی مفید اور تعمیری کام کیے جن میں سب سے اہم کام ریل کی پٹری بچھانا تھا۔ یہ پٹری خلیج فارس کی بندرگاہ دمام سے دارالحکومت ریاض پہنچائی گئی جو ساڑھے تین سو میل لمبی ہے اور 1951ء میں مکمل ہوئی۔ ابن سعود کا 51 سالہ دور حکومت 1953ء میں ان کے انتقال کے ساتھ ختم ہوا۔ وہ سعودی حکومت کے حقیقی بانی تھے اور انھوں نے ایک پسماندہ اور بے وسائل ملک کو جس طرح ترقی کے راستے پر ڈالا، اس کی وجہ سے ان کا شمار جلاوطن و شبہ تاریخ اسلام کے ممتاز حکمرانوں میں ہوتا ہے۔

عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود



کر لیا لیکن اسی سال بعض ممتاز مسلمانوں کی کوششوں سے جن میں امیر فکیب ارسلان اور ملک غلام حسین مکول کا نام فہمیل ذکر ہے،

کا سعودی خاندان 19 ویں صدی کے آغاز میں جزیرہ نمائے عرب کے بہت بڑے حصے پر قابض ہو گیا تھا لیکن مصری حکمران محمد علی پاشا نے آل سعود کی ان حکومت کو 1818ء میں ختم کر دیا تھا۔ سعودی خاندان کے افراد اس کے بعد تقریباً 80 سال پریشان پھرتے رہے یہاں تک کہ 20 ویں صدی کے اوائل میں اسی خاندان میں ایک اور زبردست شخصیت پیدا ہوئی جس کا نام عبدالعزیز بن عبدالرحمن تھا جو عام طور پر سلطان ابن سعود کے نام سے مشہور ہیں۔

سعودی حکومت کا قیام:

ابن سعود انیسویں صدی کے آخر میں اپنے باپ کے ساتھ عرب کے ایک ساحلی شہر کویت میں جلا وطنی کی زندگی گزار رہے تھے۔ وہ بڑے باحوصلہ انسان تھے اور اس دھن میں رہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح اپنے آبادی کو کوئی ہوئی حکومت دوبارہ حاصل کر لیں۔ آخر کار 1902ء میں جبکہ ان کی عمر تیس سال تھی، انھوں نے صرف 25 ساتھیوں کی مدد سے نجد کے صدر مقام ریاض پر جارحانہ قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد انھوں نے باقی نجد بھی فتح کر لیا۔ 1913ء میں ابن سعود نے خلیج فارس کے ساحلی صوبے انجساء پر جو عثمانی ترکوں کے زیر اثر تھا، قبضہ کر لیا۔ یورپ میں پہلی جنگ عظیم کے پھڑنے بعد جس کے دوران ابن سعود نے برطانیہ سے دوستانہ تعلقات قائم کیے اور ترکوں کے خلاف کارروائی کی۔ جنگ کے خاتمے کے بعد شریف حسین نے خلیفہ بننے کا اعلان کر دیا تو ابن سعود نے حجاز پر بھرپور جارحانہ حملہ کر دیا اور چار ماہ کے اندر پورے حجاز پر قبضہ کر لیا اور 8 جنوری، 1926ء کو ابن سعود نے حجاز کا بادشاہ بننے کا اعلان کر دیا۔ سب سے پہلے جس ملک نے ابن سعود کی بادشاہت کو تسلیم کیا وہ روس تھا۔ روس نے 11 فروری، 1926ء کو حجاز و نجد پر سعودی حکومت کو تسلیم کیا لیکن برطانیہ نے تاخیر سے کام لیا اور معاہدہ جدہ کے بعد تسلیم کیا۔ اس طرح سعودی مملکت اپنے زوال کے ایک سو سال بعد ایک بار پھر پوری قوت سے ابھر آئی اور عرب کی سب سے بڑی طاقت بن گئی۔

موثر اسلامی:

ملکہ اور مدینہ کے مقدس شہروں پر قبضے کے بعد ابن سعود نے خلیفہ بننے کی کوشش نہیں کی بلکہ حجاز کا انتظام سنبھالنے اور جدید دور کے مسائل کو حل کرنے کے لیے انھوں نے 13 تا 19 مئی 1926ء کے درمیان ساری دنیا کے مسلمان رہنماؤں پر مشتمل ایک موثر اسلامی طلب کی جس میں تیرہ اسلامی ملکوں نے شرکت کی۔ موثر میں اسلامی ہند کے ایک وفد نے بھی شرکت کی جس کی سب سے ممتاز شخصیت مولانا محمد علی جوہر تھے۔ اگرچہ یہ موثر اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکی لیکن اتحاد اسلامی کی تحریک میں اس کو ایک سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ مسلمانوں کا پہلا بین الاقوامی اجتماع تھا جسے ایک سربراہ مملکت نے طلب کیا تھا۔

تازہ یمن:

1930ء میں ابن سعود نے عمیر اور نجران کے علاقوں کو بھی سعودی مملکت میں شامل کر لیا۔ یہ دونوں علاقے چونکہ یمن کی سرحد پر واقع تھے اور ان پر یمن کا بھی دعویٰ تھا اس لیے سعودی عرب کا یمن سے تصادم ہو گیا۔ سعودی عرب کی فوجوں نے جو یمن کی فوجوں کے مقابلے میں زیادہ منظم اور دینی جذبے سے سرشار تھیں، یمن کو بھی شکست دے دی اور 1934ء میں یمن کے ایک بڑے حصے پر قبضہ

سعود بن عبد العزیز آل سعود

مشرق کے عرب ممالک جن کا سرخیل مصر تھا، ان نظریات کی وجہ سے سعودی عرب کے دشمن بن گئے اور سعودی حکومت کو امریکہ کا ایجنٹ کہہ کر بدنام کرنے لگے۔ شاہ سعود میں اتنا تدبیر اور صلاحیت نہیں تھی کہ وہ ملک کو ان اندرونی اور بیرونی خطرات سے نجات دلا سکتے۔ یہ صلاحیت ان کے دوسرے بھائی فیصل میں موجود تھی جو شاہ سعود کے دور میں حجاز کے گورنر اور ملک کے وزیر خارجہ تھے۔ چنانچہ شاہی خاندان اور علما کے باؤ کے تحت 24 مارچ 1958ء کو شاہ سعود نے تمام ملکی اختیارات شہزادہ فیصل کے سپرد کر دیے اور شاہ سعود کی حیثیت صرف آئینی بادشاہ کی رہ گئی۔

مکمل انتظامی اختیارات سنبھالنے کے بعد شہزادہ فیصل نے جو اصلاحات کیں ان سے ان کی انتظامی صلاحیت کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ انھوں نے شاہی خاندان کے اخراجات پر پابندی عائد کی اور دوسری معاشی اصلاحات کیں جن کی وجہ سے سعودی عرب کی اقتصادی و مالی حالت مستحکم ہو گئی۔ اسی زمانے میں شہزادہ فیصل نے غلامی کی رسم کو جو اب تک سعودی عرب میں رائج تھی، ختم کر دیا۔ شہزادہ فیصل کے بڑھتے ہوئے اثرات سے شاہ سعود نے اپنے لیے خطرہ محسوس کیا اور اپنے بھائی کی اصلاحات کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنا شروع کر دیں۔ آخر ایک مجلس نے جو شاہی خاندان کے ایک سو افراد اور اوسر مل پر مشتمل تھی، 29 اکتوبر 1964ء کو شاہ سعود کو تخت سے اتار دیا اور فیصل کو ان کی جگہ بادشاہ نامزد کر دیا۔ اس کے بعد شاہ سعود نے یورپی ممالک میں زندگی گزاری جن میں سب سے پہلے انھوں نے جنیوا، سوئٹزرلینڈ کا تخت ب کیا تاہم انھوں نے دیگر شہروں میں بھی قیام کیا اور 23 فروری 1969ء کو 64 سال کی عمر میں استعفیٰ دیا، یونان میں انتقال کر گئے۔



امریکا سے اسلحہ کی خریداری شروع کی۔

حالانکہ شاہ سعود کے دور میں سعودی عرب میں تیزی سے ترقی ہوئی لیکن شاہی خاندان کے افراد کی بے قید زندگی اور فضول خرچیوں نے ملک کے لیے بہت سے مسائل پیدا کر دیے۔ ان میں سب سے سنگین مسئلہ مالیات کا تھا۔ پٹرول سے ہونے والی کثیر آمدنی کے باوجود سعودی عرب کی مالی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی اور ریال کی قیمت گر رہی تھی۔ اس کے ساتھ شاہ سعود کے زمانے میں عرب دنیا میں انتظامی نوعیت کی تبدیلیاں آ رہی تھیں۔ عربوں میں انتہا پسند قوم پرستی، نسل پرستی، مذہب سے بیزاری، بعث پارٹی کے غیر اسلامی افکار اور سوشلزم کا عروج کا بھی دور تھا۔

ابن سعود کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے سعود بن عبد العزیز آل سعود تخت نشین ہوئے۔ انھوں نے اپنے والد کے شروع کیے گئے ترقیاتی کاموں کو جاری رکھا۔ ان کے زمانے میں تیل سے ہونے والی آمدنی میں مزید اضافہ ہوا جس سے ترقیاتی کاموں کی رفتار میں مزید اضافہ ہوا۔ مکہ میں ایک طاقتور ریڈیو اسٹیشن قائم کیا گیا، مکہ و مدینہ اور دوسرے شہروں کے درمیان پختہ سڑکیں تعمیر کی گئیں۔ صنعتوں کی داغ بیل ڈالی گئی اور داماد اور چہ کی بندرگاہوں کو جدید طرز پر تعمیر کیا گیا۔

شاہ سعود کے عہد حکومت کا ایک بڑا کارنامہ مسجد نبوی اور حرم کعبہ کی توسیع ہے۔ مسجد نبوی کی تعمیر پر 35 کروڑ روپے صرف ہوئے اور تعمیر کا کام 1955ء میں مکمل ہوا۔ جس سے مسجد نبوی کی تعمیر کا ایک عظیم شاہکار بن گئی اور دنیا کی بڑی اور خوبصورت ترین مساجد میں شمار ہونے لگی۔ حرم کعبہ کی مسجد کی توسیع کا کام مسجد نبوی کی تکمیل کے فوراً بعد شروع کیا گیا۔ شاہ سعود کے زمانے میں مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم کی طرف بھی توجہ دی گئی۔ 1957ء میں دارالحکومت ریاض میں عرب کی پہلی یونیورسٹی قائم ہوئی جس میں فنون، سائنس، طب، زراعت اور تجارت کے شعبے قائم کیے گئے۔ 1959ء میں لڑکیوں کے لیے بھی مدارس قائم ہونا شروع ہو گئے۔ مکہ میں شریعت کالج قائم کیا گیا اور 1960ء میں مدینہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے لیے جامعہ اسلامیہ کے نام سے دینی یونیورسٹی قائم کی گئی جہاں دینی تعلیم کے علاوہ طلبہ کو افریقہ میں اسلام کی تبلیغ کے لیے بھی تربیت دی جاتی تھی۔ 1957ء میں شاہ سعود نے امریکا کا دورہ کیا اور ملک کے دفاع کو مضبوط بنانے کے لیے

آل سعود

ولد عبد العزیز بن عبد الرحمن آل سعود ہیں۔ بانی سلطنت عبد العزیز بن سعود کی اولاد ہی سعودی ریاست کا شاہ یا ولی عہد قرار دی جاسکتی ہے۔

پہلی سعودی ریاست

محمد بن سعود
عبد العزیز بن محمد ولد سعود
سعود ولد عبد العزیز بن محمد بن سعود
عبد اللہ ولد سعود

دوسری سعودی ریاست

فیصل ولد ترکی
فرحان عبدل
سعودی عرب
عبد العزیز بن عبد الرحمن ولد فیصل آل سعود
سعود ولد عبد العزیز بن عبد الرحمن آل سعود
فیصل ولد عبد العزیز بن عبد الرحمن آل سعود
خالد ولد عبد العزیز بن عبد الرحمن آل سعود
فہد ولد عبد العزیز بن عبد الرحمن آل سعود
عبد اللہ ولد عبد العزیز بن عبد الرحمن آل سعود



آل سعود سعودی عرب کا شاہی خاندان ہے۔ جدید مملکت سعودی عرب کی بنیاد 1932ء میں پڑی تاہم جزیرہ نما عرب میں آل سعود کا اثر و رسوخ چند صدیاں قبل شروع ہو گیا تھا۔ مملکت کے بانی عبد العزیز بن سعود سے قبل یہ خاندان نجد میں حکمران تھا اور کئی مواقع پر عثمانی سلطنت اور مکہ کے راشدیوں سے ان کا ٹکراؤ ہوا جس میں انگریزوں نے انھیں ترکی خلافت کے خلاف استعمال کیا۔ آل سعود تین مرتبہ حکومتیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے جن میں پہلی سعودی ریاست، دوسری سعودی ریاست اور جدید سعودی عرب شامل ہیں۔ موجودہ خاندان سعود تقریباً 25 ہزار ارکان پر مشتمل ہے جن میں شہزادوں کی تعداد 200 سے زائد ہے۔ خاندان کے موجودہ سربراہ اور سعودی عرب کے شاہ عبد اللہ

خالد بن عبد العزیز آل سعود

(پیدائش: 1911ء - انتقال: 1982ء)

سعودی عرب کے بادشاہ۔ جلالہ الملک سلطان خالد بن عبد العزیز آل سعود ریاض میں پیدا ہوئے۔ سعودی عرب کے اعلیٰ دینی مدارس میں تعلیم پائی۔ نوجوانی میں شاہ عبد العزیز کی زیر قیادت کئی جنگی مہموں میں حصہ لیا۔ 1934ء میں اپنے بڑے بھائی شاہ فیصل "واسرائل حجاز" کے نائب مقرر ہوئے۔ متعدد بیرونی

ممالک کے دورے کیے اور مختلف بین الاقوامی کانفرنسوں میں اپنے ملک کی نمائندگی کی۔ 2 نومبر 1964ء کو شاہ فیصل کے تخت نشین ہونے کے بعد، ولی عہد سلطنت اور نائب وزیر اعظم کے عہدے پر فائز ہوئے۔ 24 مارچ 1975ء کو، شاہ فیصل کے قتل کے بعد، سربراہان سلطنت ہوئے۔ بالغ نظر سیاستدان، زیرک فہم مدبر اور اعلیٰ درجے کے منتظم رہے۔ 1982ء میں ان کا انتقال 71 سال کی عمر میں ہوا۔ ان کے بعد شاہ فہد سعودی عرب کے بادشاہ بنے۔





فیصل بن عبد العزیز آل سعود



فیصل بن عبد العزیز آل سعود
1964ء تا 1975ء سعودی عرب کے بادشاہ تھے۔ وہ اتحاد امت کے عظیم داعی تھے اور اپنے پورے دور حکومت میں اس مقصد کے حصول کی کوششیں کیں۔

ابتدائی زندگی

شاہ فیصل اپریل 1905ء میں پیدا ہوئے، ان کی والدہ کا نام طرفہ تھا۔ فیصل شروع ہی سے سمجھدار اور باصلاحیت انسان تھے۔ سلطان ابن سعود کو ان پر بہت اعتماد تھا اور وہ سعود کے مقابلے میں فیصل کو ترجیح دیتے تھے۔ فیصل نے نوجوانی میں ہی اہم کارنامے انجام دینا شروع کر دیے تھے۔ حجاز انھوں نے ہی فتح کیا تھا۔ 1920ء میں انھیں حجاز کا گورنر مقرر کیا گیا۔ 1934ء میں یمن کے خلاف جو کامیاب فوجی کارروائی کی گئی تھی وہ فیصل ہی کی سرکردگی میں کی گئی تھی۔ وہ یمن میں بندرگاہ حدیدہ تک پہنچ گئے تھے اور اگر ابن سعود جنگ بندی پر راضی نہ ہوتے تو فیصل آسانی سے باقی یمن بھی فتح کر لیتے۔

بطور ولی عہد: 1953ء میں جب سعود بن عبد العزیز بادشاہ ہو گئے تھے فیصل ولی عہد قرار دیے گئے۔ ایک سال بعد وہ مجلس وزراء کے صدر یعنی وزیر اعظم ہو گئے۔ شاہ سعود کے دور میں وہ بدستور حجاز کے گورنر اور وزیر خارجہ رہے اور شاہ سعود کے زمانے میں جو انقلابی، تعلیمی، مالی اور معاشی اصلاحات ہوئیں اور ترقی کے جو کام انجام دیے گئے وہ زیادہ تر شاہزادہ فیصل ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھے۔

بطور سربراہ مملکت: شاہ فیصل نے بادشاہ بننے کے بعد حکومت کو زیادہ عوامی اور جمہوری رنگ دینے کی کوشش کی۔ شاہی خاندان کے اخراجات مقرر کر دیے اور زیادہ رقم تعلیم اور ترقیاتی کاموں پر خرچ کی جانے لگی۔ وزارت میں شاہی خاندان سے زیادہ عوام کے درمیان سے وزیر لیے گئے۔

ترقیاتی کام: شاہ فیصل کے گیارہ سالہ دور میں ترقی کے کام اس کثرت سے اور تیزی سے انجام دیے گئے کہ سعودی عرب دنیا کے پسماندہ ترین ممالک کی فہرست سے خوش حال اور ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل ہو گیا۔ شہروں اور بندرگاہوں کو جدید طرز پر توسیع دی گئی، ہوائی اڈے تعمیر کیے گئے، ملک بھر میں سڑکوں کا جال بچھا دیا گیا، حرم میں توسیع کی گئی اور حاجیوں کو مختلف سہولیات فراہم کی گئیں۔ شاہی محلات کو تعلیمی و رفاهی اداروں کے سپرد کر دیا گیا۔ مکہ معظمہ، جدہ اور ریاض میں نئی جامعات اور اعلیٰ تعلیم کے ادارے قائم کیے گئے، صنعتوں کو ترقی دی گئی اور 1967ء میں فولا دساز کی پہلا کارخانہ قائم ہوا۔ سعودی عرب میں پانی کی کمی کی وجہ سے زرعی ترقی کا کام بڑا مشکل ہے اور شاہ فیصل کے دور میں اس مشکل کو حل کرنے کی کوشش کی گئی اور نئے زرین زمین ذخائر دریافت کیے گئے اور برساتی پانی روک کر مٹی نالوں پر جگہ جگہ بند تعمیر کیے گئے۔

امور خارجہ: خارجی میدان میں شاہ فیصل کے دور کے کارنامے داخلی کارناموں کے جتنے ہی اہم ہیں۔ شاہ فیصل جب تخت پر بیٹھے تھے تو عرب دنیا انتہا پسندانہ قوم پرستی، نسل پرستی، سوشلزم اور دوسرے غیر

سمجھوتے کیے۔ صدر ناصر نے جب نہرو سویر کو قومی ملکیت میں لے لیا اور برطانیہ اور فرانس نے مصر پر حملہ کر دیا تو فیصل نے، جو اس وقت وزیر خارجہ تھے، مصر سے اختلافات کے باوجود مصری فیصل کی تائید کی اور برطانیہ اور فرانس کی مذمت کی۔ صحرا کے مسئلے پر اسرائیل اور الجزائر کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کی۔ یمن اور مصر کے درمیان تصفیہ کرایا۔ شام اور عراق کے درمیان دریائے فرات کے پانی پر تنازع دور کرانے میں مدد دی۔ ایران اور اس کے پڑوسی عرب ممالک کے درمیان اختلافات دور کیے۔

اتحاد اسلام: اتحاد اسلام شاہ فیصل کا بہت بڑا نصب العین تھا اور وہ خوش قسمت انسان تھے کہ انھوں نے اپنی زندگی ہی میں اس مقصد میں بے مثال کامیابی حاصل کی۔ 1962ء میں رابطہ عالم اسلامی کی بنیاد ڈالی گئی جو مسلمانوں کی پہلی حقیقی بین الاقوامی تنظیم ہے۔ اگرچہ یہ تنظیم شاہ سعود کے زمانے میں قائم ہوئی تھی لیکن اس کے اصل روح رواں شاہ فیصل تھے جو اس وقت وزیر خارجہ تھے۔ اس کے بعد شاہ فیصل نے اپریل 1965ء میں حج کے موقع پر رابطہ عالم اسلامی کے ایک اجتماع

اسلامی نظریات کی زد میں تھی۔ عرب دنیا کے یہ بیکار اور سوشلسٹ عناصر سعودی عرب کو اپنے نظریات کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے تھے۔ سعودی عرب پر رجعت پسند ہونے اور امریکا کا ایجنٹ ہونے کا الزام لگایا جاتا تھا حالانکہ یہ الزام لگانے والے ملک خود روس کے ایجنٹ تھے۔ صدر جمال عبدالناصر کے زمانے میں دوسرے عرب ممالک کی طرح سعودی عرب کے اندرونی معاملات میں بھی مداخلت کی گئی اور حکومت کا تختہ تنک پلٹنے کی کوشش کی گئی۔ شاہ فیصل نے نہ صرف یہ کہ ان تمام نظریات سے سعودی عرب کو بچایا بلکہ چند سالوں کے اندر کئی عرب ممالک کو اپنا نقطہ نظر اور طریقہ بدل دینے پر مجبور کر دیا۔ شاہ فیصل کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے کہ انھوں نے فلسطین کے مسئلے کو جسے صرف عرب مسئلہ سمجھا جاتا تھا، اسلامی دنیا کا مسئلہ بنا دیا۔

شاہ فیصل نے خارجی معاملات میں بڑی دانشمندانہ اور معتدل پالیسی اختیار کی۔ انھوں نے عرب ممالک پر زور دیا کہ مسلمانوں کی بھلائی آپس میں لڑنے میں نہیں بلکہ اتحاد میں ہے۔ اس پالیسی کے تحت شاہ فیصل نے کئی ممالک کے اختلافات دور کیے اور محنت لگوں سے

پہلا معاہدہ شاہ سعود کے زمانے میں 1951ء میں ہوا تھا۔ شاہ فیصل کے دور میں ان تعلقات کو بہت فروغ ملا۔ سعودی عرب ان چند ممالک میں سے ہے جنہوں نے سرکاری سطح پر مسئلہ کشمیر میں پاکستان کے موقف کی کھل کر تائید کی۔ ستمبر 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں سعودی عرب نے پاکستان کی بڑے پیمانے پر مدد کی۔ اپریل 1966ء میں شاہ فیصل نے چلی مرتبہ پاکستان کا دورہ کیا اور اس موقع پر اسلام آباد کی مرکزی جامع مسجد کے سارے اخراجات خود اٹھانے کا اعلان کیا۔ یہ مسجد آج شاہ فیصل مسجد کے نام سے نیا بھر میں جاتی جاتی ہے۔ 1967ء میں سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان فوجی تعاون کا معاہدہ ہوا جس کے تحت سعودی عرب کی بری، بحری اور فضائی افواج کی تربیت کا کام پاکستان کو سونپ دیا گیا۔ اپریل 1968ء میں سعودی عرب سے تمام برطانوی ہوابازوں اور ان کی ماہرین کو رخصت کر دیا گیا اور ان کی جگہ پاکستانی ماہرین کی خدمات حاصل کی گئیں۔ شاہ فیصل کے دور حکومت میں سعودی عرب نے 1973ء کے سیلاب میں مالی امداد فراہم کی اور دسمبر 1975ء میں سوات کے زلزلہ زدگان کی تعمیر و ترقی کے لیے بھی ایک کروڑ ڈالر کا عطیہ دیا۔ 1971ء میں مشرقی پاکستان کی پاکستان سے علیحدگی پر شاہ فیصل کو بہت رنج ہوا اور انہوں نے پاکستان کی جانب سے تسلیم کرنے کے بعد بھی بنگلہ دیش کو تسلیم نہ کیا۔

پاکستان کے عوام ان کو آج بھی فخر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک بڑے شہر لائل پور کا نام انہی کے نام پر فیصل آباد رکھا گیا جبکہ کراچی کی سب سے بڑی شاہراہ پاکستانی ہوائی قوت کی چھوٹی کی مناسبت پر شاہراہ فیصل کہلاتی ہے جس کا نام انہی کے نام سے منسوب ہے۔ اس کے علاوہ کراچی کے جناح انٹرنیشنل ایئر پورٹ کے قریب ایک بہت بڑی آبادی شاہ فیصل کا لوئی کہلاتی ہے اور اسی کی نسبت سے کراچی کے ایک ٹاؤن کا نام شاہ فیصل ٹاؤن ہے۔

شاہ سعود اور شاہ فیصل کے درمیان اختلافات

شاہ فیصل بچپن سے ہی اسلام پسند جانے جاتے تھے۔ آپ اور شاہ سعود کے آپس میں اس وقت اختلافات پیدا ہوئے جب آپ نے دیکھا کہ ملک کا خزانہ بدن کردار ہوتا جا رہا ہے اور اقتصاد بھی کمزور ہو گئی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سعودی ریال امریکی ڈالر کے محض اعلیٰ میں نیچے گر گیا۔ اس کے علاوہ ملک کے معیشت بھی کمزور ہوتی گئی۔ ملک کی سنگین حالات کے باعث 1960ء کے آس پاس دونوں بھائیوں میں منافرتی لڑائی ہوئی۔ یہاں تک کہ جب شاہ سعود علاج کے لیے ملک سے باہر گئے تو شہزادہ فیصل (جو شاہ فیصل ہیں) نے ایک نئے کا پینے کا اعلان کر دیا۔ جب شاہ سعود کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے کہا کہ فیصل تو ولی عہد ہیں ان کا کیا حیثیت ہے کہ بادشاہ کے ہوتے ہوئے نیا کا پینہ بنا رہے ہیں، اس لیے میں (شاہ سعود) سعودی فوج کو حکم دے رہا ہوں کہ وہ فیصل کے خلاف کارروائی کریں۔ اس کے رد میں شاہ فیصل نے کہاں کہ چونکہ میں ولی عہد ہوں اس لیے سعودی نمیشنل گارڈ میرے ماتحت ہے۔ اسی طرح منافرتی لڑائی اتنی آگے بڑھ گئی کہ پورا شاہی خاندان اس میں مداخلت کیے بغیر یہ نکلا کہ شاہ سعود کو جلا وطن کر دیا گیا اور فیصل سعودی عرب کے فرماں روا بن گئے۔ شاہ سعود چلے گئے یورپ وہاں سو یو اینٹ اور کہیں ملک میں بھٹتے رہے۔ پھر اس وقت کے مصر کے سربراہ جمال عبدالناصر جو سعودیوں کے سخت دشمن تھے، عبد الناصر نے شاہ سعود کو قاہرہ بلا لیا۔ اور پھر شاہ سعود قاہرہ ریڈیو سے شاہ فیصل اور سعودیوں کے خلاف بات کرتے تھے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ شاہ فیصل نے شاہ سعود کی سعودی نمیشنل بھی چھین لی اور تمام جاننا دیکھی چھین لی۔

کیا جانے لگا۔ اگست 1969ء میں مسجد اقصیٰ میں آتش زنی کے واقعے کے بعد عرب اور اسلامی ممالک کو شاہ فیصل کے موقف کی صداقت کا یقین ہو گیا اور تمام اسلامی ملک ایک تنظیم کے تحت متحد ہونے کے لیے تیار ہو گئے۔ 22 ستمبر 1969ء (مراکش) میں دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مسلمان سربراہان کی کانفرنس ہوئی جس کا مستقل دفتر بعد میں جدہ میں قائم کیا گیا۔ اس تاریخ کے بعد اسلامی دفتر (میکٹریٹ) کے تحت مختلف قسم کی اسلامی کانفرنسوں کا انعقاد پابندی سے ہو رہا ہے۔

شاہ فیصل اپنے دور کی بدولت افریقہ میں ایک پر بھی اثر انداز ہوئے۔ انہوں نے سوڈان اور صومالیہ کو اشتراکی کچھل میں جانے سے بچایا اور ان ممالک کو بہر ممکن امداد فراہم کی۔ سعودی عرب نے افریقہ کے غیر مسلم ممالک میں آزادی کی تحریک کی بھی حمایت کی اور ان کو بھی اسے وسیع پیمانے پر امداد فراہم کی کہ افریقہ میں اسرائیل کا اثر زائل ہونے لگا اور اکتوبر 1973ء میں مصر اور اسرائیل کی جنگ کے دوران جب عرب ممالک نے سعودی عرب کی قیادت میں امریکا اور مغربی ممالک کو تیل دینا بند کر دیا تو افریقہ کے غیر مسلم ملک نے بھی عربوں کی تائید کی۔

شاہ فیصل نے اسلامی ممالک کے مسائل حل کرنے کے لیے اقتصادیات، تعلیم اور دوسرے موضوعات پر ماہرین کی عالمی کانفرنسیں طلب کیں اور نوجوان مسلمانوں کو اجتماعات کیے۔ ان تمام کارروائیوں سے مسلمانوں کو اس قابل بنایا کہ وہ ایک دوسرے کے مسائل کو بہتر طور پر سمجھ سکیں اور ان کو حل کرنے کے لیے مشترکہ طریق کار طے کر سکیں۔ رابطہ عالم اسلامی کی تنظیم ان کے دور میں ایک موثر تنظیم بن گئی اور اس قابل ہو گئی کہ سعودی عرب کی مالی امداد سے دنیا میں اسلام کی تبلیغ کر سکے اور مسلمان اقلیتوں کی مدد کر سکے۔ جدہ یونیورسٹی میں مسلمان اقلیتوں سے متعلق ایک شعبہ بھی قائم کیا گیا۔

پاکستان سے تعلقات: پاکستان کے ساتھ سعودی عرب کے شروع سے خصوصی تعلقات قائم ہیں۔ پاکستان اور سعودی عرب میں دوئی کا

میں دنیا بھر کے مسلمانوں کو اسلام کی بنیاد پر متحد کرنے کا عہد کیا۔ اپنے مقصد کے حصول کے لیے اسی سال انہوں نے 8 نومبر سے اسلامی ممالک کا دورہ شروع کر دیا۔ سب سے پہلے ایران گئے۔ اس کے بعد بالترتیب اردن، سوڈان، پاکستان، ترکی، مراکش، گنی، مالی اور تیونس کا دورہ کیا۔ شاہ فیصل اگست 1966ء میں ترکی گئے اور اس طرح ترکی کا دورہ کرنے والے پہلے عرب سربراہ بن گئے۔ اس دورے سے نہ صرف سعودی عرب اور ترکی کو ایک دوسرے کے قریب آنے میں مدد ملی بلکہ عربوں اور ترکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کا ایک نیا دور شروع ہو گیا اور وہ زخم بھرنے لگے جو عربوں کی بغاوت کی وجہ سے ترکوں پر لگے تھے۔ شاہ فیصل نے انقرہ میں صاف صاف اعلان کیا کہ ہماری طاقت کا سرچشمہ صرف اسلام ہے۔ 19 ستمبر 1966ء کو تیونس ان کے دوروں کو سلسلے کی آخری کڑی تھا۔

عرب دنیا میں ان کا دور ”رحلات الخیر“ یعنی بھلائی کے سفر کے نام سے مشہور ہے۔ ان دوروں میں شاہ فیصل نے یہ حقیقت سمجھانے کی کوشش کی کہ مسلمانوں کی نجات صرف اسلام سے وابستہ ہے اور ان کی بھلائی اسلامی اتحاد سے وابستہ ہے۔ وہ کسی بلاک سے خواہ وہ مشرق کا ہو یا مغرب کا سربراہ یا دارہو یا اشتراکی امیدوار نہ کریں۔ ان بلاکوں کی امداد اخلاص پر نہیں غرض پرستی ہوتی ہے۔ اخلاص صرف اسلامی دنیا میں ملے گا۔

ان دوروں میں شاہ فیصل نے اسلامی اتحاد کے لیے جو راہ ہموار کی وہ جون 1967ء میں اسرائیل کے مقابلے میں عربوں کی شکست کے بعد اور مستحکم ہو گئی۔ اگست 1967ء میں جب خطہ میں عرب سربراہان کی کانفرنس ہوئی تو شاہ فیصل نے جمال عبدالناصر کو گلے لگالیا اور ان تمام مخالفت پالیسیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے مصر کو وسیع پیمانے پر مالی امداد فراہم کی تاکہ مصر جون 1967ء کی شکست کے نتیجے میں ہونے والے مالی نقصانات کو پورا کر سکے۔ شاہ فیصل کی اعتدال پسندی اور تدبیر پرینی پالیسی اپنا اثر دکھائے بغیر نہ رہ سکی اور مصر اور عرب ممالک میں ان کو پسند



غلاف کعبہ کی تاریخ اور اسکی تیاری میں سعودی حکومت کی شاندار روایات

ایک ہزار کلو گرام، 120 کلو سوئے اور 100 کلو چاندی کے دھاگے سے تیار شدہ اس غلاف کی لاگت لگ بھگ دو کروڑ سعودی ریال ہے



عبدالحکیم بن عبد الرحمن الجبیر
شیخ الحدیث جامعہ رحمانیہ
کاندھلوی، ممبئی

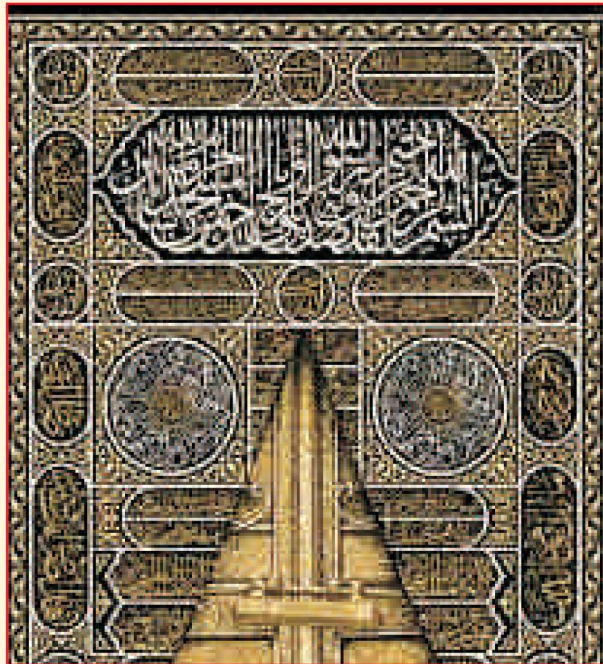
غلاف کعبہ یا کسوة (عربی: کسوة الکعبة)، خانہ کعبہ کی دیواروں اور باب کعبہ (دروازہ کعبہ) کو جس کپڑے سے ڈھانپا جاتا ہے، اس کو کہتے ہیں۔ اس کی ابتدا اسلامی روایات کے مطابق نبی اسماعیل علیہ السلام نے کی تھی۔ ابھی یہ ہمیشہ سیاہ رنگ کے ریشم سے تیار کیا جاتا ہے۔ اسے ہر سال تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ کعبۃ اللہ کی تاریخ اس بات پر مشاہد ہے کہ اغلب ادوار میں اس پر بہتر سے بہتر غلاف چڑھایا گیا۔ اہل علم نے اس پر کئی نہیں فرمائی۔ بالخصوص سلف صالحین جن کے افعال و اقوال کو منارہ ہدایت سمجھا جاتا ہے بلکہ فضل ہذا کو بہ نظر استحسان دیکھا گیا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ، قاضی زین الدین عبدالباسط کے بارے میں فرماتے ہیں: (فبالغی فی تحقیقہا بحیث یحیی الوصف عن صفۃ حسنہا) چزاہ اللہ علی ذلک افضل المجازۃ (فتح الباری: 3/460) چنانچہ اس کی تیاری کے لیے سعودی حکومت نے الگ سے ایک کارخانہ قائم کر رکھا ہے۔ اسے ریشم سے تیار کیا جاتا ہے اور اس پر سونے اور چاندی کے تاروں سے قرانی آیات کندہ کی جاتی ہیں۔ غلاف کی تیاری میں استعمال کیا جانے والا ریشم اٹلی سونے اور چاندی کی تاریخیں جڑی سے آتی ہیں۔ اس کو کعبہ کی تمام دیواروں اور دروازے پر ڈالا جاتا ہے۔ کعبہ اسلام میں تمام مسلمانوں کے لیے قبلہ اور انتہائی مقدس مقام ہے۔

مکہ مکرمہ کے مقدس شہر میں خانہ کعبہ کے غلاف مبارک یعنی کسوة کی تبدیلی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ منظر انتہائی روح پرور اور خوش نما و مبارک ہوتا ہے۔ اور لائیو ٹیلی ویژن و دیگر ذرائع ابلاغ پر دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے اس پی اے کے حوالے سے یہ خبر مصدق ہے کہ یہ غلاف 1350 کلو وزنی ہے اس کی تیاری میں 159 کاریگروں نے حصہ لیا جس کی لمبائی 14 میٹر سے زیادہ ہے۔ غلاف کعبہ کی تیاری میں تقریباً ایک ہزار کلو ریشم، 120 کلو سونے اور 100 کلو چاندی کے دھاگے کا استعمال کیا گیا ہے۔ سینکڑوں کلو گرام ریشم، چاندی اور سنہری دھاگوں سے تیار کیا جانے والا خانہ کعبہ کا غلاف کئی دہائیوں سے ہر سال ذوالحجہ کے اسلامی مہینے میں حج کے موقع پر نو ذوالحجہ کو تبدیل کیا جاتا رہا ہے۔ ہر سال غلاف کعبہ کی تبدیلی کی تقریب نماز عشا کے بعد قریب پانچ گھنٹے تک جاری رہتی ہے اور اسے پوری دنیا میں لوگ براہ راست دیکھ سکتے ہیں۔ تاہم 2022ء میں اس روایت میں تبدیلی لائی گئی تھی اور سعودی حکام کے مطابق گذشتہ برس یہ تقریب سنے اسلامی سال کے آغاز پر یعنی یکم محرم الحرام کو منعقد کی

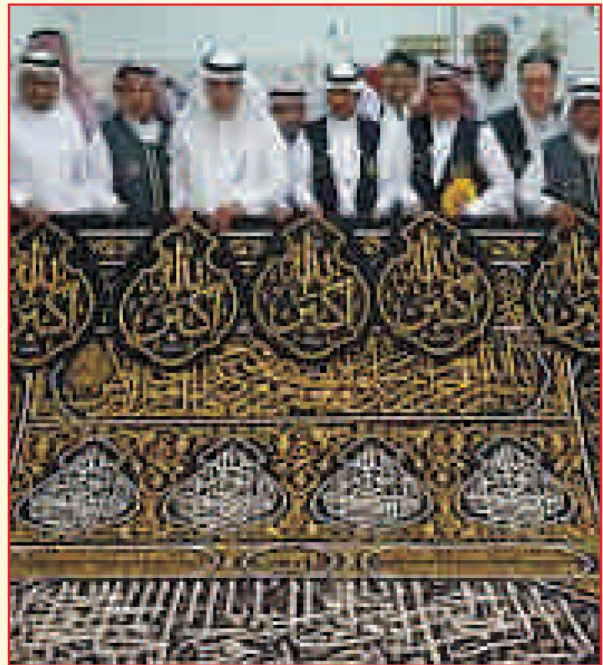
گئی۔ تاکہ نئے جہری سال کی مناسبت پر غلاف کعبہ بھی نیا ہو۔ غلاف کعبہ کی تیاری کا آغاز کتب ہوا اس کے متعلق مصدقہ معلومات موجود ہیں تاہم متعدد تاریخی کتب کے مطابق قبل از اسلام پہلی مرتبہ یمن کے بادشاہ طوئی انمیری نے کعبے پر غلاف چڑھایا تھا۔ انمیری نے مکہ سے واپسی پر ایک موٹے کپڑے کو استعمال کرتے ہوئے غلاف کعبہ تیار کروایا۔ تاریخی کتب میں اس موٹے کپڑے کو ’المعافیر‘ کا نام دیا گیا ہے۔ بعد ازاں اسی بادشاہ نے ’المعافیر‘ کپڑے سے غلاف تیار کروایا اور اس مقصد کے لیے یمن کے ایک قدیم شہر میں بننے والا بہترین کپڑا استعمال کیا گیا۔ طوئی انمیری کے بعد کے ادوار میں غلاف کعبہ کے لیے مختلف کپڑے استعمال کئے گئے۔ جن میں چمڑے سے لے کر مصر کا قہقی کپڑا تک شامل تھا۔ مشہور عالم سیرت نگار رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری رحمہ اللہ نے 1921ء میں سفر حج اختیار فرمایا تھا اور انہوں نے ایک سفر نامہ ’سفر نامہ حجاز‘ تحریر فرمایا تھا۔ یہ سفر نامہ بڑا معلوماتی اور تحقیقی اعتبار سے بڑا مفید ہے۔ کعبۃ اللہ کے غلاف چڑھانے کی تاریخی حیثیت کو انہوں نے اس طرح

بیان فرمایا ہے۔ کعبہ پر کسوة (غلاف) کا رواج بہت قدیم ایام سے ہے۔ جہاں تک تاریخ میں پہنچتا ہے تیج بادشاہ یمن پہلا شخص ہے، جس نے بیت اللہ پر مکمل کسوة (غلاف) چڑھایا تھا۔ یہ ریشم کا تھا۔ یہ بادشاہ تقریباً 7 صدی قبل از اسلام گزرا ہے۔ تیج کے بعد کسوة کعبہ کا یہ عمل برابر جاری رہا۔ مختلف قسم کے پارچات یا ہرن کی کھالوں وغیرہ سے عمارت کو ڈھانک دیا جاتا تھا۔ قبل از اسلام تنیلہ بنت خباب بن کلیب (ازنسل بن عبد بن نزار) اہلیہ عبدالمطلب پہلی خاتون ہیں۔ جس نے کعبہ پر ایک ہی ریشمی کپڑے کا غلاف چڑھایا تھا۔ یہ عم رسول جناب عباس رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ یحییٰ بن کھوئے گئے تھے۔ ان کی والدہ نے منہ مانی تھی کہ اگر ان کا بچہ حج و سلامت مل جائے تو وہ کعبہ پر لباس حریر چڑھائیگی۔ بچہ مل گیا اور منہ پوری کی گئی۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرار دیا کہ بچی کسوة (غلاف) کو زور کعبہ میں تقسیم کر دیا جائے کرے مگر فریخت نہ ہو۔ اور کسوة جدید (نیا غلاف) پہنایا جائے کرے۔ اب تک اسی طرح عمل جاری ہے۔ خلفاء الراشدین [عہد مبارک] میں سال بہ سال کسوت ابریشمی چڑھایا جاتا تھا۔ مگر کسی خاص رنگ کی

کوسفید سوتی کپڑے سے ڈھک دیا جاتا ہے تاکہ کسودہ صاف رہے اور پھٹنے سے محفوظ رہ سکے۔ اسلام میں تمام مسلمانوں کے لیے کعبہ انتہائی مقدس مقام ہے۔ مسلمان ہر سال اسلامی مہینے ذوالحجہ میں مکہ پہنچ کر حج کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ غلاف کعبہ کی تیاری کے لیے قائم کردہ کسودہ کارخانے میں 200 ماہرین اور منتظمین کام کرتے ہیں۔ ان تمام کا تعلق سعودی عرب سے ہے اور وہ اپنے شعبے کے ماہر اور اعلیٰ تربیت یافتہ ہیں۔ غلاف کی تیاری کا کام آٹھ ماہ میں مکمل ہوتا ہے۔ اب آپ سوچ رہے ہوں گے پرانے غلاف کا کیا جاتا ہے؟ پرانے غلاف کعبہ کو اُتار کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ لیا جاتا ہے اور سعودی عرب کا دورہ کرنے والے مسلمان ملکوں کے رہنماؤں کو بطور تحفہ یہ ٹکڑے پیش کیے جاتے ہیں۔ غلاف کعبہ کی تیاری میں سعودی حکومت کی دلچسپی اور اس بابت خاص اہتمام اور توجہ اور کعبہ معظمہ کے شانِ شانِ اسکی ڈیزائننگ و سلائی اور اس پر زرخیز کا صرف یہ اسی حکومت کا خاصہ ہے جو خدمتِ حرمین کو اپنے لئے باعث شرف سمجھتے ہیں اور اس روایت کے زندہ رکھنے کو اپنے لئے باعث شرف سمجھتے ہیں۔ اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ رب العالمین ان خدماتِ جلیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مملکتِ سعودی عرب اور وہاں کے حکمرانوں کی حفاظت فرمائے اور انہیں نظر بد سے بچائے اور خادمِ حرمین شریفین اور ان کے ولی عہد اور تمام اس عظیم روایت سے جڑے ہوئے موظفین کو ان کی خدمتوں کا دنیا اور آخرت میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔



ہیں جبکہ مختلف ساز کے چمکڑے پٹی کے نیچے اور چار مضبوط ٹکڑے کعبہ کے چاروں کونوں کے لیے بنتے ہیں۔ اسی طرح دیگر حصوں میں 12 مشعلیں پٹی کے نیچے، پانچ ٹکڑے حجرِ اسود کے اوپر اور کعبہ کے دروازے کا پردہ بھی شامل ہے۔ رئسالة شہوون الحرمین کی سرکاری ویب سائٹ پر اس غلاف کی تیاری سے متعلق معلومات دی گئی ہیں جن کے مطابق غلاف کعبہ کو بنانے کے لیے اٹلی سے لائے جانے والے ریشمی دھاگے اعلیٰ معیار کی گرڈ (A5) کے ہوتے ہیں اور ان کی موٹائی تین ملی میٹر ہوتی ہے جو مضبوطی اور چمک کی ضمانت دیتی ہے۔ ایک ریشم کا دھاگہ متعدد ٹیسٹ پاس کرتا ہے جس میں تھریڈ ٹیسٹ سے لے کر موٹائی، مضبوطی، رنگ، میچنگ، دھو تے ہوئے رنگ اُترنے اور دھات کی تاروں کے ساتھ استعمال تک کے ٹیسٹ شامل ہیں۔ غلاف کعبہ کے لیے بہترین معیار کو یقینی بنانے کے لیے شاہ عبدالعزیز کمپلیکس میں ایک تجربہ کار ٹیم ان ٹیسٹوں کی نگرانی کرتی ہے۔ اس غلاف کی تیاری پر لاگت کا تخمینہ لگ بھگ دو کروڑ سعودی ریال ہوتا ہے، یعنی تاریخ کا سب سے مہنگا غلاف اس غلاف کی تیاری کے عمل کی نگرانی 200 سے زیادہ مینیجنگ ریز کرتے ہیں جن میں بہترین قابلیت، تجربہ، سائنسی اور عملی قابلیت رکھنے والوں کو مسجد نبوی اور خانہ کعبہ کے امور کے لیے ملازمت پر رکھا گیا ہے۔ ریشم کو سیاہ اور ہرز رنگوں میں رنگا جاتا ہے اور غلاف کی تیاری کے دوران خصوصی کمپیکٹر بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ حج کے موقع پر غلاف کعبہ کو تقریباً تین میٹر تک اوپر اٹھا دیا جاتا ہے اور نیچے کی جگہ



ماضی میں مصر سے تحفے کے طور پر ہر سال غلاف کعبہ بھیجا یا جاتا تھا۔ اس دور میں جمال عبدالناصر حاکم تھے۔ لیکن سنہائیں سو بائیس میں جب غلاف کعبہ بندر گاہ پر پہنچا تو کافی دیر ہو گئی تھی۔ اس موقع پر سعودی عرب میں سنہ 1962ء میں شاہ سعود نے شاہ فیصل کو غلاف کے لیے کارخانہ لگانے کا حکم دیا جس کو مکمل کیا گیا۔ تب سے اس مقامی طور پر تیار کیا جا رہا ہے اور یہ سلسلہ بدستور پورے اہتمام اور ان بان شان سے جاری ہے سعودی دور میں غلاف کعبہ پر پھر پور توجہ دی گئی۔ سعودی عرب کے بانی شاہ عبدالعزیز نے غلاف کعبہ کی تیاری کے لیے مسجد الحرام کے قریب واقع ایجاد میں خصوصی فیکٹری قائم کرنے کی ہدایات جاری کیں۔ یہ پہلی فیکٹری تھی جسے حجاز میں غلاف کعبہ تیار کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ یہ پہلی فیکٹری تھی جہاں مکہ میں پہلا غلاف کعبہ تیار کیا گیا بعد ازاں اس فیکٹری کو نئے مقام ام الجود منتقل کیا گیا۔ یہ فیکٹری جدید آلات سے لیس تھی۔ شاہ سلمان نے غلاف کعبہ فیکٹری کے نام کی تبدیلی کے حوالے سے شاہی فرمان جاری کیا اور اس کا نام کنگ عبدالعزیز کمپلیکس برائے کسودہ (غلاف کعبہ) رکھا گیا۔ کنگ عبدالعزیز کمپلیکس برائے کسودہ میں ڈی سیلینیشن کا ایک اہم شعبہ ہے جو پانی کی صفائی کا ذمہ دار ہے جو ریشم کی ساخت اور معیار میں بھی نظر آتا ہے۔ ریشم کو دھوئے اور رنگنے کے کام میں استعمال ہونے والے پانی کی صفائی بھی یہی شعبہ کرتا ہے۔ رنگنے کا کام ریشم کے دھاگوں پر لگی مومی تہ کو ہٹانے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اس کے بعد ریشم کو سیاہ اور ہرز رنگوں میں رنگا جاتا ہے جس کے لیے

پرنٹنگ کے شعبے میں کام غلاف کعبہ کی پٹی پر آیات کی پرنٹنگ سے شروع ہوتا ہے۔ سادہ ریشم کو سب سے اوپر لگایا جاتا ہے۔ کارکن قرآنی آیات کی پرنٹنگ کے لیے سلک سکرین، سفید اور زرد روشنائی استعمال کرتے ہیں۔ کمپلیکس کا ہیڈ ڈیپارٹمنٹ سونے اور چاندی سے ہونے والی کشفہ کاری کے معاملات دیکھتا ہے۔ اس عمل میں سوتی اور دوسرے دھاگوں کو استعمال کر کے کپڑے پر پرنٹنگ کی جاتی ہے۔ اس دوران کارکن مسلسل متحرک رہتے ہیں اور ضروری ٹانگے لگاتے ہیں۔ غلاف کعبہ کی پٹی، جس پر قرآنی آیات لکھی ہوتی ہیں، کے لیے 16 ٹکڑے تیار کیے جاتے



عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود

شاہ فہد: عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود (پورا نام مع عربی القاب: صاحب اسماء الملک و خادم الحرمين الشريفين الملک عبداللہ الرابع بن عبدالعزیز آل سعود) یکم اگست 2005ء سے لے کر 2015ء میں اپنی وفات تک سعودی عرب کے بادشاہ اور وزیر اعظم رہے۔ 13 جون 1982ء سے اپنی تخت نشینی تک وہ سعودی تخت کے وارث یعنی ولی عہد بھی رہے۔ وہ سعودی عرب کے بانی اور پہلے بادشاہ، شاہ عبدالعزیز کے دسویں بیٹے تھے۔ عبداللہ، شاہ عبدالعزیز اور فہد بنت عاصی الشریعہ کے بیٹے تھے۔ ان کی والدہ آل رشیدیہ کی تھیں جو آل سعود کا تاریخی حریف خاندان تھا۔ آغاز جوانی سے تخت پانے تک عبداللہ اہم سیاسی عہدوں پر فائز رہے۔ 1961ء میں وہ مکہ کے میئر بنے، یہاں کا پہلا سیاسی عہدہ تھا۔ اگلے سال وہ سعودی عرب کے نیشنل گارڈ کے کمانڈر مقرر کیے گئے، اس عہدہ پر وہ بادشاہ بننے کے بعد بھی فائز رہے۔ انھوں نے نائب وزیر دفاع کے طور پر بھی خدمات انجام دیں اور 1982ء میں جب ان کے سوتیلے بھائی شاہ فہد نے تخت سنبھالا تو انھیں ولی عہد نامزد کیا گیا۔ 1995ء میں جب کہ شاہ فہد شدید فالج کا شکار ہو چکے تھے، عبداللہ تخت نشین ہو سکے اور سعودی عرب کے اصل حکمران بنے۔

اپنے دور حکومت میں عبداللہ نے امریکہ اور برطانیہ کے ساتھ قریبی تعلقات بنائے رکھے اور دونوں ممالک سے اربوں ڈالر مالیت کا دفاعی سامان خریدا۔ شاہ نے خواتین کو میوہ پل کونسلوں میں ووٹ ڈالنے اور اوپیکس میں حصہ لینے کا حق بھی عطا کیا۔ جب عرب بہار کے دوران سلطنت میں احتجاج کی لہریں اٹھیں تو عبداللہ نے کامیابی سے پرانے نظام کو برقرار رکھا۔ 2013ء کی بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق، دونوں ممالک کے درمیان قریبی تعلقات کی وجہ سے سعودی عرب عبداللہ کے دور میں پاکستان سے اپنی مرضی سے جوہری ہتھیار حاصل کر سکتا تھا۔ عبداللہ کے پاکستان کے ساتھ دیرینہ تعلقات تھے، اور انہوں نے جنرل پرویز مشرف اور محمول وزیر اعظم نواز شریف کے درمیان ایک سمجھوتہ کرایا جن سے انہوں نے 1999ء کی پاکستانی بغاوت میں شریف کی برطرفی کے بعد 10 سال کی جلاوطنی کے لیے سعودی عرب جلا وطن ہونے کی درخواست کی تھی۔ عبداللہ کے دور حکومت میں ان کے تینوں ولی عہد سابق بادشاہ فہد بن عبدالعزیز کے سگے بھائی تھے۔ 2005ء میں بادشاہ بننے کے بعد، عبداللہ نے اپنے سوتیلے بھائی سلطان بن عبدالعزیز کو ولی عہد مقرر کیا۔ 2011ء میں جب سلطان کا انتقال ہوا تو سلطان کے سگے بھائی نانف بن عبدالعزیز کو تخت کا وارث نامزد کیا گیا، لیکن اگلے ہی سال نانف بھی انتقال کر گئے۔ عبداللہ نے پھر سلمان بن عبدالعزیز کو ولی عہد نامزد کیا۔ مختلف رپورٹس کے مطابق عبداللہ نے 30 شادیائیں اور ان کے 35 سے زائد بچے ہیں۔ ان کا شمار دنیا کے امیر ترین شاہی افراد میں ہوتا تھا۔ 2015ء میں 90 سال کی عمر میں وفات پائی تو ان کے سوتیلے بھائی سلمان ان کے جانشین ہوئے۔

سلسلہ نسب: شاہ عبداللہ آل سعود کے بانی مہمانی سعود بن محمد بن آل مقرن (وفات: 1725ء) کی اولاد سے تھے۔ شاہ کا نسب سلسلہ سادات پشتوں میں جا کر آل سعود کے جد امجد سعود بن محمد سے جاملتا ہے۔ ذیل میں شاہ کا سلسلہ نسب دیا جا رہا ہے: شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز بن عبدالرحمن بن فیصل بن ثرکی بن عبداللہ بن محمد بن سعود بن محمد بن فہد خاندان قدیم عربوں کے عدنانی سلسلہ کی ایک بڑی شاخ قبائل ربیعہ کے ایک قبیلہ بنو بکر بن وائل سے تعلق رکھتا تھا۔ بنو بکر کی متعدد شاخیں تھیں جن میں سے دو یعنی بنو عجل اور بنو شیبان نے عباسی خلافت کے زمانہ میں بالترتیب علاقہ جبال الخزیرہ میں مقامی حکومتیں قائم کی تھیں۔ یہ خاندان قدیم عربوں کے عدنانی سلسلہ کی ایک بڑی شاخ قبائل ربیعہ کے ایک قبیلہ بنو بکر بن وائل سے تعلق رکھتا تھا۔ بنو بکر کی متعدد شاخیں تھیں جن میں سے دو یعنی بنو عجل اور بنو شیبان نے عباسی خلافت کے زمانہ میں بالترتیب علاقہ جبال الخزیرہ میں مقامی حکومتیں قائم کی تھیں۔

ابتدائی حالات: شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز بن عبدالرحمن بن فیصل بن ترکی بن عبداللہ بن محمد بن سعود، خادم الحرمین الشریفین یکم اگست 1924ء کو پیدا ہوئے۔ یکم اگست 2005ء کو انہوں نے اپنے رضاعی بھائی شاہ فہد کی وفات کے بعد تخت کو کامیابی سے سنبھالا۔ 23 جنوری سن 2015ء کو معمرات اور بھنے کی درمیانی رات مقامی وقت کے مطابق ایک بجے 91 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ ایک لمبے عرصے سے شاہ عبداللہ کے منظر عام پر نہ آنے سے شوشل میڈیا پر گزشتہ سال سے ان کی طبیعت انتہائی ناساز ہونے کی افواہیں گردش کرنے لگی تھیں۔ کمر میں تکلیف کے باعث ان کے دوا پریشن ہو چکے تھے جن میں 13 گھنٹے کا ایک طویل آپریشن بھی شامل ہے۔ 2010ء میں وہ تین ماہ تک امریکا میں بھی زیر علاج رہے تھے۔

ابتدائی زندگی: شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز اسعد و ابن سعود کی آٹھویں بیوی فہدہ بنت عاصی الشریعہ کے بطن سے ریاض میں پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ کا تعلق سعودی عرب کے قبیلہ شمر سے تھا۔ انھوں نے اس کے قبل انھوں نے دسویں راشدی امیر سعود سے شادی تھی جن کو 1920ء میں قتل کر دیا گیا تھا۔

دولت: شاہ عبداللہ کا شمار دنیا کے امیر ترین اشخاص میں ہوتا ہے۔ ان کی دولت کا اندازہ 2 ارب امریکی ڈالر تک ہے۔

وفات: سعودی عرب کے حکام کے مطابق ملک کے بادشاہ عبداللہ بن عبدالعزیز 91 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ شاہ عبداللہ کی جگہ ان کے 79 سالہ بھائی شاہ سلمان بن عبدالعزیز سعودی عرب کے نئے بادشاہ بنے جنھیں دو برس قبل شہزادہ نانف بن عبدالعزیز کی وفات کے بعد ولی عہد کا منصب عطا کیا گیا تھا۔

94th Saudi National Day

مجلساۃ الیوم الوطنی للمملکۃ العربیۃ السعودیۃ

We Extend Our Warm Greetings and Heartiest Congratulations to

H.M. King **Salman bin Abdul Aziz Al Saud**
(The Custodian of the Two Holy Mosques)

H.R. H. **Mohammad bin Salman Al Saud**
(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)

His Excellency
Mr. Jaddi Bin Nalf Al Araqas
Charge d'Affaires of the
Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India

His Royal Highness
Mohammad bin Salman Al Saud
The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A

His Majesty King
Salman bin Abdul Aziz Al Saud
Custodian of the Two Holy Mosques

كل تحية طيبة و تقدير بالغ للمملكة التوحید۔ مملکۃ الإنسانیۃ، بلد الحرمین الشریفین۔ المملکۃ العربیۃ السعودیۃ فی یومها الوطنی 94۔ یوم الفخر و الاعزاز الذی یجسد روح الوحده و التضامن۔ کل عام و المملکۃ فی امان و رخاء۔ و قادتها الراشدون و شعبها المکرمون بخیر و سلام و سعادة۔ و فی تقدیر دائم مستمر۔ نتمنی لها دوام المجد و الرفعة و الرخاء سائلین الله سبحانه و تعالی أن یحفظ بلدنا الحبيب من کل شر۔ و یوفق القائمین علیها و الساکین فیها لکل ما یحب و یرضی۔ و صلی الله علی النبی و بارک و سلم۔

جامعہ اسلامیہ خیر العلوم

ڈومریانگ، مدھاتھنگر، (ترپردیش) الہند

جامعہ اسلامیہ خیر العلوم

ڈومریانگ، مدھاتھنگر، (ترپردیش) الہند

اعلان داخلہ برائے تعلیمی سال ۲۰۲۳-۲۰۲۴

۱۔ قبولیت مکمل تعلیمی و باہمی کفالت۔

۲۔ پیدائش سے لے کر ۱۳ سال تک کے بچے کے داخلہ بندہ و بست اور ان کی تمام لوازمات زندگی کے ساتھ کفالت۔

۳۔ ۱۳ سال سے بڑی عمر کے بچے کے لیے کفالت کی ضرورت ہے۔

۴۔ اسلامی خیر العلوم اور کفالت (سوان کاف) ڈومریانگ میں منتقلیہ کفالت کا نظام۔

۵۔ بچے اور بچیوں کے لیے کفالت کے لیے بہتر اور اگلا کفالت کا نظام۔

۶۔ بچے اور بچیوں کے لیے کفالت کے لیے بہتر اور اگلا کفالت کا نظام۔

۷۔ بچے اور بچیوں کے لیے کفالت کے لیے بہتر اور اگلا کفالت کا نظام۔

۸۔ بچے اور بچیوں کے لیے کفالت کے لیے بہتر اور اگلا کفالت کا نظام۔

۹۔ بچے اور بچیوں کے لیے کفالت کے لیے بہتر اور اگلا کفالت کا نظام۔

۱۰۔ اس سال سے مسجد الامام کے کفالتی درجہات میں ایک محدود تعداد میں غریب اور نادار خیریت علیہ کا بھی داخلہ ہوگا جن کی تعلیم اور قیام و طعام کا مفت انتظام ہے۔ ان شاء اللہ۔

اعلان داخلہ برائے تعلیمی سال ۲۰۲۳-۲۰۲۴

۱۔ قبولیت مکمل تعلیمی و باہمی کفالت۔

۲۔ پیدائش سے لے کر ۱۳ سال تک کے بچے کے داخلہ بندہ و بست اور ان کی تمام لوازمات زندگی کے ساتھ کفالت۔

۳۔ ۱۳ سال سے بڑی عمر کے بچے کے لیے کفالت کی ضرورت ہے۔

۴۔ اسلامی خیر العلوم اور کفالت (سوان کاف) ڈومریانگ میں منتقلیہ کفالت کا نظام۔

۵۔ بچے اور بچیوں کے لیے کفالت کے لیے بہتر اور اگلا کفالت کا نظام۔

۶۔ بچے اور بچیوں کے لیے کفالت کے لیے بہتر اور اگلا کفالت کا نظام۔

۷۔ بچے اور بچیوں کے لیے کفالت کے لیے بہتر اور اگلا کفالت کا نظام۔

۸۔ بچے اور بچیوں کے لیے کفالت کے لیے بہتر اور اگلا کفالت کا نظام۔

۹۔ بچے اور بچیوں کے لیے کفالت کے لیے بہتر اور اگلا کفالت کا نظام۔

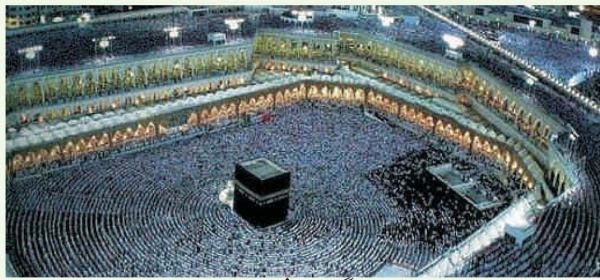
۱۰۔ اس سال سے مسجد الامام کے کفالتی درجہات میں ایک محدود تعداد میں غریب اور نادار خیریت علیہ کا بھی داخلہ ہوگا جن کی تعلیم اور قیام و طعام کا مفت انتظام ہے۔ ان شاء اللہ۔

پھر سوئے حرم لے چل

ج 2024 کے دوران ہم نے کیا دیکھا کیا محسوس کیا

یہ چلن عام ہے کہ حج کو ضعیف العمری تک موخر کیا جائے جو ایک غلط رویہ ہے، ارکان حج کی انجام دہی ایک مشقت بھرپور عمل ہے جسے سمجھنا تو نا اخص ہی اچھی طرح تمام افعال کی رعایت کرتے ہوئے انجام دے سکتا ہے۔ جہاں تک حکومت سعودیہ کے ذریعہ دنیا بھر سے آئے ہوئے حجاج کرام کی ضیافت اور انتظام و انصرام کا تعلق ہے تو اس کی کوشش یقیناً لائق تحسین ہے۔ انتظامی امور میں کہیں کوئی خالی نظام نظر نہیں آتی تمام عملہ اپنی اپنی جگہ پر مکمل ایمانداری کے ساتھ تفویض کئے گئے کام کو بروقت انجام دے رہا تھا، اسنے بڑے مجمع کی نقل و حرکت کو خوش اسلوبی کے ساتھ دس سے پندرہ کلومیٹر کے دائرہ میں وقت محدود میں کنٹرول کرنا اور ارکان حج کو پورا کرنا یقیناً خادم حرمین شریفین کا لائق تحسین کارنامہ ہے جس کی تحسین کی جانی چاہئے، کیونکہ اسنے بڑے اجتماع کو ہر طرح کی سہولت بہم پہنچانا اپنے آپ میں ایک بڑی مثال ہے۔

جغرافیائی اعتبار سے سعودی عرب ایک صحرائی محل وقوع کا حامل ملک ہے جہاں پانی جیسی بنیادی چیز کی کمی ہے، کہا جاتا ہے کہ وہاں پٹرول سے مہنگائی ہوتا ہے لیکن عازین حج نے محسوس کیا ہوگا کہ اس اہم بنیادی ضرورت کو کس سلیقہ سے حکومت سعودیہ نے مہیا کر رکھا تھا کہ مشعر حرام میں جگہ جگہ صحت بخش اور ٹھنڈے پانی کا مفتقل انتظام تھا۔ ہمہ وقت بڑے بڑے دیوینیکل پنکھوں کے ذریعہ حجاج کرام کو تھش سے بچانے کے لئے مسلسل پانی کا چھڑکاؤ کیا جاتا تھا، جگہ جگہ ڈسپنسنگ کے ذریعہ صحت پاک کے اس مفہوم کو واضح کیا گیا تھا کہ پانی پانی کا صحت کار ہے۔ ہاں اس بار صحرائی گرمی کی تھش کی وجہ سے کچھ عازین حج کو ذاتی طور پر نقل و حمل میں پریشانی لاحق ہوئی، اس تناظر میں حکومت سعودیہ کو چاہئے کہ وہ پرائیویٹ ٹیکسی ڈرائیوروں پر کچھ سخت بندش لگائے تاکہ وہ حجاج کرام سے بچا کر یہ وصول نہ کر سکیں اور زبان نہ جاننے کی صورت میں ان کے ساتھ غیر مہذب برتاؤ نہ ہو، اس بار حج کے دوران یہ دیکھا گیا کہ ٹیکسی ڈرائیورن مانا کر یہ وصول کر رہے تھے ساتھ ہی حجابوں کو جہاں ڈراپ کرنا تھا اس سے بہت پہلے اتار دیتے تھے جس سے ضعیف العزم کو بڑی کوفت کا سامنا کرنا پڑا۔ امید ہے کہ حکومت اس تناظر میں کوئی بہتر قدم اٹھا لے گی۔ میں ایک بار پھر حج مشن 2024 کے کامیاب انعقاد پر حکومت سعودیہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ عزوجل خادم حرمین شریفین ملک سلمان بن عبد العزیز کی اس اہم کاوش کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمائے اور مملکت کو جہاد کی حفاظت فرمائے۔ اس وقت جب میں یہ سطور لکھ رہا ہوں میرے تحت اشعور میں علامہ اقبال کا یہ مشہور ماز صبر نہ گونج رہا ہے۔



نفس کو خالق کی مرضی کے تابع کرنے، خود غرضی سے باز رکھنے، آپسی ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لئے نفس امارہ کو ایثار و قربانی پر آمادہ کرنے اور بہت سی خلاف طبیعت باتوں کو برداشت کر کے دوسروں کے ساتھ اس کے ساتھ رہنے کا بے مثال تربیتی کورس فراہم کرتے ہیں۔ مختلف زبانیں بولنے، مختلف لباس پہننے، مختلف تہذیبوں سے تعلق رکھنے والے، دنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے حجاج کرام کو اپنے رب کی بندگی اور اسے راضی کرنے کے ایک ہی جذبے سے سرشار ہوتے ہیں اور اپنے نفس کے تقاضوں سے بالاتر ہونا سیکھتے ہیں، یہ کیفیت انسانی فطرت میں اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ حج کے تمام ضروریات انسان کو اپنے رب کے سامنے مکمل طور پر تسلیم خرم کر دینا سکھاتے ہیں۔ انسانی انسانیت کے سارے پیر فریب جال اس وقت پاش پاش ہو جاتے ہیں، جب ایک حاجی شیطانوں کو ٹکڑیاں مارنے کے بعد دروغشت میں بڑھے ہوئے سر کے بال اتارتا ہے اور زبان حال سے یہ اعلان کرتا ہے کہ اس نے اپنے رب کی مرضی پر اپنی ہر پسند و ناپسند کو قربان کر دیا ہے۔ بلاشبہ یہ بات درست ہے کہ اسلامی تاریخ کے اولین ادوار میں حج کی ادائیگی اور اس میں انجام دینے جانے والے افعال آج کے مقابلہ زیادہ موثر ہو کر آتے تھے اور ہوتے بھی کیوں نہ خود بخود پاک و پختہ ہونے فرما دیا ہے کہ سب سے بہتر دور ہمارا ہے پھر ہمارے اصحاب کا ہے پھر اس کے بعد کا ہے، اس لئے یہ بھڑوق کے ساتھ ہی جاسکتی ہے اور درمند دل محسوس کر سکتا ہے کہ اس گزرتے دور میں انسانی ناپستی کے خاتمے کے لئے فریضہ حج کی ادائیگی نہایت موثر کردار ادا کرتی ہے۔ حج کے عمل کو مسلم اہل اصلاح و بہتری کے حوالے سے زیادہ مفید بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اسے آخری عمر تک موخر کرنے کے بجائے جوانی میں ادا کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ اس تربیتی کورس سے گزرنے والوں میں ان لوگوں کی تعداد زیادہ ہو جن پر آنے والی نسلوں کی تعمیر و ترقی میں مثبت کردار ادا کرنے کی ذمہ داری عائد ہونے والی ہے اور جنہیں آگے چل کر مثالی معاشرہ کی تشکیل کا حصہ بننا ہے۔ برصغیر میں



اسے: آزاد قاسمی

نور کھیت میں ڈوبے ہوئے پرفیض افرادوں سے مزین سفر حج کے کئی سفر نامہ ناٹے لکھ دیئے جائیں، اس کی بے شمار یادیں کورے کاغذ پر منعکس کر دی جائیں گراں عظیم گھر یعنی بیت شیش کا محل آنکھوں دیدار، مشعر حرام کی وادیوں میں سرگرداں پھر ناہنجاریات باری تعالیٰ کا قدم قدم پر مشاہدہ اور تجربہ انسانی حواس پر یقیناً ایک نئے عالم کو کشف کرتا ہے، خانہ کعبہ پر پڑنے والی پہلی نظر کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں، ایک صاحب ایمان کے لئے اس سے بڑی خوش بختی اور کیا ہو سکتی ہے کہ خانہ خدا کی دیواروں سے لپکتے ہی وہ سب کچھ محسوس جاتا ہے اور اپنے کو ایک نو مولود بچہ کی طرح محسوس کرتا ہے کچھ اجنبان، کچھ پاگل و دیوانہ سا، انسان یقین نہیں کر پاتا ہے کہ ساری زندگی بھر اس طرف رخ کر کے کعبہ کو کعبہ کیا آج وہ مقام اس کے سامنے ہے۔ اس طرح کی کیفیت طاری ہونے پر یہ ایک انسان رب کعبہ کی وجہ شکر کو بیان کرنے پر اپنے کو بے بس، ناتواں اور کمزور سے کمزور تصور کرتا ہے۔ اللہ رب اعزرت کے بے پایاں فضل و کرم سے اس بار مجھ کا تیز کوئی اس اہم فریضہ کی ادائیگی کے لئے حرم کعبہ اور حرم مدنی کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس عظیم فریضہ کی بخیر فوٹی انجام دہی میں رب ذوالجلال کا خاص فضل و کرم اور عنایت تصور کرتا ہوں۔

ہمارا یہ سفر ملک سلمان بن عبد العزیز بڑا آل سعود فرارواں مملکت سعودیہ عرب کی ضیافت کے توسط سے ۱۳۴۵ھ و ۱۳۴۶ھ کی حج دس بجے سے شروع ہوا، سب سے پہلے تہذیب و فطرت و اخلاق حرمین شریفین کو سعودی سفارت سفارت چٹان پر پوری دلی میں کچھ بنیادی ہدایات دینے گئے اور لوازمات حج کے لئے چند چیزیں یعنی اہرام وغیرہ دیئے گئے۔ یہاں مختلف شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والے چالیس افراد پر مشتمل یہ قافلہ اپنی اپنی جگہ سے رات کو دو بجے اندازاً گاندی انٹرنیشنل ہوائی اڈہ پر پہنچ گیا جہاں خلیفہ خدا کے اژدھام کا سمندر پار وجہب کی زیارت اور مشعر حرام کے دیدار کے لئے جلد سے جلد اڑان کھولوں میں سوار ہو کر پہنچنے کے لئے ہتھکڑیاں تمام طرح کی رسی تک دو سے دو سے فراغت کے بعد ہمارا یہ قافلہ دس بجے کے قریب جدہ ایئر پورٹ پر سلامتی کے ساتھ اتر گیا، جہاں پہلے سے ہی خادم حرمین شریفین کی جدید ہولیات سے لیس بیس اور ہر پھر خدمت کے لئے موجود تھے جس کی معیت میں ہم سب دیار شوق کی طرف عازم سفر ہوئے۔

طویل سفر شب بیداری اور نٹکان کے باوجود پہلی بار بلدا لا میں میں حاضر ہونے والے ساتھی جلد سے جلد بیت اللہ میں حاضری اور خانہ خدا کے دیدار کے لئے بے چین تھے،

بھٹکے ہوئے اہو کو پھر سوئے حرم لے چل

مملکت سعودیہ عربیہ کی ترقی پسند فکر کا جاترہ

کرتا ہے، سب وہ تعلیمی ادارے میں جن میں ہر ایک فی سہ متعلق معیاری اور تعلیمی فراہمی کی جارہی ہے تعلیم کے میدان میں کسی طرح کی کسل بندی اور تساہلی سے کام نہیں لیا جاتا ہے اگر تعلیم عقیدہ دین کی ہے تو یہاں بھی ایک سے ایک مخصوص موضوع ہیں جو اپنے جن کے اثرہ میں سے ہوتے ہیں تعلیمی ادارات کو عمرہ کی تعلیم فراہم کرتے ہیں ان کی تعلیمی بنیادوں میں استحکام پیدا کرتے ہیں۔ اس طرح اگر تعلیم طب و سائنس کی ہو تو یہاں بھی تجربہ کار اور ماہرین اساتذہ کا انتظام ہے جو اپنی تحقیقی صلاحیتوں سے نئی سسلی کی شائد رکھتے ہیں تاکہ ترقی کر رہے ہیں۔ جہاں تک مملکت کی جانب سے رفائی اور دینی خدمات کا تعلق ہے تو پوری دنیا میں اس کی طرح کوئی مثال نہیں ملتی ہے مملکت اس میدان میں بے تحاشہ فراخ دلی کے ساتھ کام کر رہی ہے اس سلسلے میں وہ دوست اور دشمن کی پرواہ کئے بغیر ضرورت مندوں کو ہر ممکن سہولتیں فراہم کر رہا ہے تعلیم کے میدان میں ہمیشہ پیش پیش رہتی ہے اس نے رفائی خدمات سے متعلق اپنا سروس و بازو بڑے پیمانہ پر نکشادہ رکھا ہے تاکہ پوری دنیا میں اسلام کا پیغام انسانیت کو عام کیا جاسکے اس کی فراہمی کا مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مملکت پر خصوصی توجہ و احسان کی برسات ہے جس کے چھینٹے دور و دور تک محسوس کئے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے جس ملک کے فرماں روا کا مزاج ان قدر حسن نیت اور حسن عمل ہے جس سے عورتوں کو ان کے لئے دل کی گراہیوں سے دعا کی جاتی ہے ورنہ ہر امر ناپاسی ہوگی۔ چونکہ فرمان رسالت ہے جو لوگوں کو بخیرگیارہا ہیں کرتادہ حقیقت وہ اللہ کا بھی شکر یہاں تک کہ کرتا ہے۔ بنائیں تاج مملکت سعودیہ عربیہ کے فرمان روا شہدائے ایمان بن عبدالمعز بن ناہیہ علیہ السلام حضرت سلمان اللہ کے علاوہ تمام وزراء، اہل علم و ادب کے حق میں دعا گو ہے اللہ تعالیٰ انہیں خیر و عافیت کے ساتھ رکھے ان سے زیادہ سے زیادہ دین کی خدمات لئے انہیں صحت و تندرستی کی نعمتوں سے لالامال کرے اور داری عمر کی توفیق دے۔

آمین یا رب العالمین۔ و صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم۔



جس کی نظیر کسی دوسرے ملک و مملکت میں نظر نہیں آتی ہے۔ زم زم کی فراوانی بھی سہولیات کی فراہمی، حدود و زمین میں انہیں کنٹرولیشن فضا کا نظام، ہدایت و رہنمائی کے لئے علمین و رہنماؤں کی جابجیا و دستیابی، حفاظت و گندگی سے پاک انتہائی پاکیزہ اور صاف ستھرا ماحول پر خصوصی توجہ، نظم و نسق اور انتظامی امور میں حدود و کنٹرول وغیرہ دیکھ کر دعوں کی خصوصیات یہ ہیں جو مملکت کی جانب سے سال کے بارہ مہینے اور ہر ایک مہینے کے تمام دنوں میں ہر وقت فراہم کی جاتی ہیں۔ اگر بات ان کی ترقیاتی امور کی کریں تو مملکت سعودیہ عربیہ کا شمار ترقی یافتہ ممالک میں ہوتا ہے جس نے خود کو حسب دید ترقیاتی رخا ہے جس سے ہر پوسٹ کرنے میں بڑی پوری پیش رفت دکھائی دیتی ہے، اور دنیا کے دیگر ترقی یافتہ ممالک کے شانہ بشانہ چلنے کی کوشش کی ہے اس طرح مملکت سعودیہ عربیہ ترقی سے منسلک کسی بھی میدان میں پیش پیش رہنے میں کوئی لاپرواہی نہیں کرتی ہے۔ عہدہ تمام کے شغفا و فخر میں جس میں عید نکال دینی سے لیس نئے آلات اور مشین کی فراہمی، ماہرین و ذکاوتوں کی ترقی اور معیاری قسم کی دواہیوں کا انتظام ایک ترقی پسند ملک کا نگہ بان ہی کر سکتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ مملکت کے اندر بڑی بڑی معیاری یونیورسٹیز اور دانش کدوں کا قیام مملکت کی ترقی پسند سوچ کو واضح پھر بیان



ابواریب مطیع الرحمن شیت محمد مدنی
مدیر جامعۃ الإمام الکلبانی مغربی بنگال ہند

دنیا کا واحد ترین ملک قرار پایا جس کا دستور آئین اللہ کی کتاب قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین پر مبنی ہے احادیث کی روشنی میں تشکیل دی گئی۔ ظلم و استبداد کے خلاف عدل و انصاف کی میزان لگائی گئی جس کے تحت تمام باشندوں کے ساتھ باکسی تفریق کے بغیر اور برابری کا سلوک دیا رکھا گیا، حسب ذیل اور خاندان و فیصلہ کی بنیاد پر کسی طرح کی رعایت سے سستہ نہ کر دی گئی۔ کبھی کو سادات کے دھاگے میں پڑتے ہوئے مملکت کی ترقی کی بنیاد پر گئی۔ سب کو وجہ کے کھٹکتے عربیہ عربیہ کرتے ہوئے ہر دن کے ساتھ عامی بنیاد پر ترقی کے منازل طے کرتے چلی گئی مملکت سعودیہ عربیہ نے بیک وقت تمام ہندو اقدمات کو اپنے لہاف میں شامل کیا جہاں میں ترقیوں کی توسیع اور ان سے متعلق تمام امور میں حد سے زیادہ دلچسپی لی گئی، سب کو وجہ کے کڑھیں شریعتیں کا رد و یکجہ دنیا کا سب سے بڑا وقت پر دیکھتے ہیں جس پر مملکت شروع دن سے خوش دلی سے کام کر رہی ہے جس کے تحت پوری دنیا سے تشریف لانے والے لاکھوں مہمان کی معیاری خاطر قوت و وسعت کی جاتی ہے، ہر کسی عبادی کے انتہائی سکون و اطمینان کے ساتھ چ اور عمرہ کے فرائض انجام دے جاتے ہیں ان کی مہمان نوازی میں وقف شدہ تمام خدمات اہل درے کی ہوتی ہیں

۲۳ ستمبر ۱۴۴۶ھ کا دن مملکت سعودیہ عربیہ کے لئے ایک خوشی کا دن ہے جس دن عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود نے مملکت سعودیہ عربیہ پر پام لیا تھا اور محمد بن عبدالعزیز کے علاوہ کثیر لاکھوں باہم متحد کرتے ہوئے ایک نئی نارتھ قائم کی جس کا دستور کتاب و سنت کو بنایا گیا عبادات، ہول یا معاملات دونوں میں کتاب و سنت کو بنیاد رکھا گیا، سب کی سب کو وجہ کے ایک طرف عرب میں رائج بدعات و خرافات کا قلع قمع کیا گیا، بقید برے کی جالڑھیں اصلاح و درستی کا مقصد تھا، ایسا ہوا اور معاملات میں بھی خاص کتاب و سنت کے قیام کو نافذ کیا گیا، بنائیں مملکت سعودیہ عربیہ

9968566831 @siyasimanzar website: siyasimanzar.com

سیاسی منظر

روزنامہ

اليوم الوطني

اليوم الوطني

His Excellency Mr. Jafar Bin Nafif A. Alraqaas
Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia in India

His Royal Highness Mohammad bin Salman Al Saud
The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.

His Majesty King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
Custodian of the Two Holy Mosques

Ayaz Ahmed Khan
Editor

+91 9818586291, +91 9968566831

كل تحية طيبة وتقدير بالغ للمملكة المتحدة، المملكة الإنسانية، بلد الحرمين الشريفين. المملكة العربية السعودية يومها الوطني 94. يوم الفخر والاعتزاز الذي يجسد روح الوحدة والتضامن. كل عام والمملكة في أمن ورخاء. وقادتها الرشيدون وشعبها المكرمون بخير وسلاحة وسعادة. وفي تقديره دائم مستقر، لتبني لادوار الجود والرفعة والرخاء لسائلكم سعادته وتعالى ان يحفظ لبلدنا المحبيب من كل شر ويوفى القامدين علوا والساكنين فيها لكل ما يحب ويؤثره وصل الله على النبي وبارك وسلم.

ON THE OCCASION OF THE

94th Saudi National Day

بمناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية

Siyasi Manzar (Urdu Daily) Extends its Warm Greetings and Heartiest

Congratulations to

H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
(The Custodian of the Two Holy Mosques)

H.R.H. Mohammad bin Salman Al Saud
(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)

H.E. Mr. Jafar Bin Nafif A. Alraqaas
(Charge of Affairs of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia in India)

& H. E. Consulate General, Medical Director, Military Attaché, Commercial Attaché in India & Consul General in Mumbai & all Brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai

Address: F-16, 4th Floor Khasra No. 133, Gali No. 9/52 Wazirabad Delhi-110084, E-mail: siyasimanzar@gmail.com

Publisher, Printer, Proprietor & Editor AYAZ AHMED KHAN Printed at AGS Publication, F-23, Sector-6, Noida-201301, Uttar Pradesh, Published from E-36/B-167, Ambedkar Camp, Trilokpur, Delhi-110091 Phone No. 09818586291, Email: siyasimanzar@gmail.com

30

23rd SEPTEMBER 20249968566831 @siyasimanzar
website: siyasimanzar.com

سیاسی منظر
روزنامہ
سیاسی منظر
دہلی

94th SAUDI NATIONAL DAY

On the auspicious occasion of
94 Saudi National Day
بمناسبتہ اليوم الوطني
للمملكة العربية السعودية

WE EXTEND OUR WARM GREETINGS &
HEARTIEST

Congratulations to

H.M. King Salman Bin Abdul Aziz Al Saud

Custodian of the Two Holy Mosques

H.R.H. Prince Mohammad Bin Salman Al Saud

The Crown Prince & Custodian of the Two Holy Mosques

H.E. Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas

(Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)



His Excellency
Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas
Chargé d' Affaires of the
Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India

**& All Brothers Of Royal Embassy Of
Saudi Arabia New Delhi & Consulate General Mumbai**

گزشتہ 2005 سے حج اور عمرہ سروس میں ایک بھروسہ مندانم



AL KHADAM GROUP الخدم گروپ



خصوصی پیکیج
عمرہ مع
زیارت بیت المقدس
جاردن اور مصر 26 دن
1,950,00/-

گوٹڈن
عمرہ پیکیج
2024 20-دن
85,000/-

اسپیشل
عمرہ پیکیج
2024 15-دن
75,000/-

خصوصی
عمرہ
17-دن
65,000/-

9811597786 , 9871026888

Add.: B-2, Ground Floor, 3514, Kucha Lal Man, Darya Ganj, Delhi-110002

بکنگ جاری ہے
رابطہ کریں:



ON THE OCCASION OF THE 94th Saudi National Day



بمناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية

SIEG CONSULTANT Extends its Warm Greetings and Heartiest Congratulations to



H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
(The Custodian of the Two Holy Mosques)



H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud
(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)



H.E. Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas
(Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)



& H. E. Consular, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
& all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai



His Excellency
Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas
Chargé d' Affaires of the
Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India



His Royal Highness
Mohammad bin Salman Al Saud
The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.



His Majesty King
Salman bin Abdul Aziz Al Saud
Custodian of the Two Holy Mosques



MOHAMMED ISMAIL KHAN
MANAGING DIRECTOR
CONTACT No:- 9320991114, 9603413367

India's Leading Recruitment Firm

SIEG CONSULTANT

Lic. No. B-0684/MUM/PART/1000+/5/9069/2014

EMPOWERING HUMAN VALUES

Branches: Delhi Lucknow Hyderabad

UBAID REHMAN
EXECUTIVE DIRECTOR
CONTACT No:- 9594505400, 8588950956



HEAD OFFICE :-

Navjivan Commercial Co-operative Society Ltd, Building No. 3, 12th Floor,
Office No-19-21, Dr. D. Bhadkamkar Road, Near Mumbai Central Railway Station, Mumbai - 400008
E-mail:- siegconsultantmumbai@gmail.com

Happy *Saudi Arabia*
National Day
23 September

Cipzer
HEALTH WITH CARE

Brain Power
Cipzer
A GMP Certified Company
Brain Power
IMPROVE YOUR MEMORY POWER

ACNE & PIMPLE
TESTOSTERON BOOSTER
STONE BREAKER
HEALTH PLUS SYRUP

+91-7027599599 www.cipzer.in info@cipzer.in